

کافیات کاغذ از مالک
خط شکسته

Kaghat korvati Aklet
Ba khali Shikasta
Malik Din Mohd Tajir
Kutub Lahore

86 pages.

Moran Nasir Khan

AL-27

27

۱۱۷۶

خط شکسته شکیفه

برای افان درستی تدریسی طلباء مدارس
جسین میں تمام مضامین ضروری متعلقہ خط و کتابت
و نوشتہ دست پر لکھی ہوئی غزلت و غزلت
و غیر بصری و بطور خط شکستہ درج ہیں
حسب فرائض

ملک دین محمد تاجیر

(کشیہ کاغذ از مالک)

مالک دین محمد تاجیر

مختصر فہرست کتب خانہ ملک دین محمد تاجر کتب کشمیری بازار لاہور

قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب
۲۴	گلزار نوح علیہ السلام	۳۳	خوار الخرت		کیتھن بن پنجابی
۵	گلزار ابراہیم خلیل اسد	۶	مشی رونی		احوال الاخرت مولوی
۱۰	گلزار موسیٰ مولوی	۶	مسی رونی معراجیہ	۹	محمد صاحب لکھو کے
	محمد و پندیر		نعتیہ		احوال الاخرت مولوی
	گلزار محمدی مولوی		سیف اسد خورد		محمد و پندیر
۱۰	و پندیر	۳	شیعہ	۹	احوال الاخرت جدید
۸	گلزار احمدی	۱	کلاں		مولوی محمد حسین صاحب
۳۳	قصہ ابراہیم اوہم	۲	نجات المسلمین		آبادی
۲۲	نقر نامہ	۵	بدیع الجہال		احوال الاخرت مکمل
۲۲	جعفر صادق	۲	خوان نیما حصہ اول		مولوی محمد حیات
۳۳	معراج نامہ تادریار	۳۳	حصہ دوم و سوئم		اسمانی کوک و اعظا
۱۰	نور نامہ	۱۰	جدید		الاسلام حصہ اول
۱۱	نجات المؤمنین	۲	تیمیم الصاری	۵	ایضاً حصہ دوم
۱۱	وفات نامہ	۲۲	گلزار آدم مولوی محمد سلم	۱۲	توقیر الحق
۱۱	شیر رسول	۱۰	جیب اسد	۹	یکی رونی کلاں مولوی
۲۲	انتخاب الکتاب	۱	موسیٰ		محمد الدین صاحب
۱۱	غرائض بابو	۸	گلزار عیسے	۳۳	یکی رونی کلاں مولوی
۱۲	زبدۃ الفقہ	۱۰	موشی مولوی سلم		غلام رسول صاحب
۱۰	نافع الصلوٰۃ	۱۰	گلزار محمدی	۲	اسکروٹی خورد
۲۲	روشنندل	۶	گلزار اسکندری	۱	

کائنات کے دروازے کی علامات

نخط شکستہ شفیقہ

بلاتر لافالہ درو تدریس طلبہ اور ملکار و مقامات
 جس میں تمام مضامین ضرور متعلقہ خط و کتابت سے وثیقہ
 حیات و علم الفیض و کائنات و غیرہ شرح کبھی و خط شکستہ
 درج ہیں جس پر فائز ملک نے نسخہ جو حیات و حرکت
 کشمیر بازار لاہور

ملنے کو پتہ ملا ہے یہ نسخہ انڈین نیشنل لائبریری
 کشمیر بازار لاہور

بسم الله الرحمن الرحيم

حمید عید داسر خدای پاک کو۔ نودایمانح حسین بن علی ناک کو
 ذوق بھر کر آراہم ہیں۔ سرگزشت بھر صلیت تیسرا اگر کرم اولاد ہو کر
 صاحب ربوبی قدرت کے مدد سے آراہم کو زیب آفتاب مہتاب
 لاؤزیغ دوزخ کو پادشہ میں مظلوم بخش کر فریغ و فلول نہیہ سر
 رشتہ باریک نظر اور ذوق بھر قدرت کو جو ہر شہر مطلق اولاد ہو کر
 وقیر عطاء فاضل میں ہر وہ ہر اراخلاق کو پیدا کیا ہیں۔
 اسکر تو ہر شفاعت اولاد میں دنیا کر ہایت کینے آیت ہا کر
 دہر لودنفع الممتہ نبیہ شمس والہ لانتا کنت طالع کینر اولاد اولاد
 خلقت الاولاد والہ لانتا کنت طالع کینر اولاد اولاد
 عقیقہ اولاد کما ہر اولاد اولاد اولاد اولاد اور حبیب

لکھنؤ کے کبار پر ہوجیو۔ لکھنؤ کے کبار پر ہوجیو۔ لکھنؤ کے کبار پر ہوجیو۔

خان متوطن شہر ہر گھر کے کبار پر ہوجیو۔ لکھنؤ کے کبار پر ہوجیو۔ لکھنؤ کے کبار پر ہوجیو۔

شکستہ اندر دیکھنے کا فہم تھا کہ یہ علیہ الفراغ امور دنیا میں فرسائے

چراغ تھانے سے صحت حالت محبوبے ہر چہ تھانے کے کبار پر ہوجیو۔

کچھ فرصت کو ملے ہر وقت کو غنیمت یہ جامع ہر گھر پر ہوجیو۔

مختصر ہر جگہ لکھنؤ کے کبار پر ہوجیو۔ لکھنؤ کے کبار پر ہوجیو۔

لکھنؤ کے کبار پر ہوجیو۔ لکھنؤ کے کبار پر ہوجیو۔ لکھنؤ کے کبار پر ہوجیو۔

مکتبہ تیسرے تہہ کے کبار پر ہوجیو۔ لکھنؤ کے کبار پر ہوجیو۔

میں کہ قلعہ عدالت تھانے کے کبار پر ہوجیو۔ لکھنؤ کے کبار پر ہوجیو۔

تیسرے تہہ کے کبار پر ہوجیو۔ لکھنؤ کے کبار پر ہوجیو۔

لکھنؤ کے کبار پر ہوجیو۔ لکھنؤ کے کبار پر ہوجیو۔

برآمد عنایت معاف فرمائے پائے اور مشکور احسانات فرمادے

فرمائیے کہ قبول الفتد زیر عرف شرف۔

حروف تہجیر

ا ا ب ب رب ث ج خ ح د د ز ر ش ر ش ص ض

ط ظ غ ف ف ک ک گ گ ل ل م م ن ن ہ ہ لا ی ی ر

حروف مشتملہ

ز ص ت ت ہ ہ ل ت ت ذ ذ ت ت ہ ہ ر ش ج ر بمقدار عقل

لولاک مخلوق خالق۔ نوسا شفا عتس۔ نیر لدیت ہا شفیع المذینع ساوا

والانشا و سائر عقیبہ الینط خلقیت انلاک الصاحب کیا رغینیت

لبوغ و طرز مر عدم نوالہ۔ انشا فیض خیر جمیعہ شملہ منید

استبار ناظرینہ۔ باتمکین کر بلیفہ جارجیہ۔ منسوخ مشکوہ فرما

بیابانک منراج وء ج - فار کا و ز طور مارحم مروارید مراد مدلو

صار و اقرا العینس لعل الحسن - زید مقصود الخ قریب جولو

بقدر خمس الحرام - قمر خلو

اسماء مشککہ

لصفی - وحید الدین - محمد وادخ - منظر علی خان - مصطفی خان

وای الدین - آیت حسین - پیر الی - جلال سنگ - بعد پیر جلالانہ

گدا ر لہ - سید علی خان - احمد سین - فاکم سین - ملا علی فرح

عصمت علی خان - سنگ خوش وقت - لاسکیت - ہند بدار واکر

بہار لاج - سید ولاد - غفر علی - وایب محمد فراز - فقار علی - علیہ حمید

عبدالقادر - محمد عظیم - سید مہدی - کرار سنگ - موچندہ - مالاج - کشتی لاج

آیت لاج - حاتم الدین - علی الحق - لعل علی - حیدر الدین - خان

علیہ السلام گنبد شریف - بیلم - درم سما حلالہ پشاور سبوت
 ضیاء الدین کے ریاض الدین سے شوق احمد شافق حسین حیدر
 رنجیت سنگھ - راجپوت - احمد علی بن حبیب صاحب
 تولد ہوا خدیو شہزادہ علی صاحب - آج کل انہی کے بارگاہ
 رحمت اور خیر تھا ہوا ہر موسم سرسبز رہا گیا شاید انکے سرسبز رہے

چند پتہ

سب کے احاطہ سے لے کر پہچاننا چاہیے - جو خبر ملے وہ یہاں لکھ کر
 تحقیق کر نیکر عادت ہو رہا ہے کہ جو نصیحت کر لے کر نہ ہو پھر
 بعد کے واپس تیرے بڑے بھائی کو جس کی وجہ سے مرے
 دوسرے عزت سے کہہ رہا ہے کہ حق پہنچا ہے - یہ کہیں سے لے کر نہ ہو نہ سن نہ گا
 دست لے پہنچا ہے نصیحت سے کہہ رہا ہے کہ حق لے لے لے لے لے لے لے لے لے لے

محبت کے لغو و غرور و غفلت اور گناہ اور سرانہ پناہ پر ماکر و جب

نکاح کثرت کہو۔ اگر کہو جو لہو و نسہ ہر خطر کثرت سے بچنے میں

نیکوئی کا بڑا جو غم و سرکشتی سے چھوڑ دے اور خود غلام و دولت

ہو یا بے غم و غم سے بچنے میں جو سرکشتی کو دیکھ کر دیکھ کر غم

سمجھو۔ اور نہ کہ غم و غم سے نہ بیکار اور نہ کہ غم سے نہ بیکار

ہم میں سے نہ بیکار اور نہ کہ غم سے نہ بیکار اور نہ کہ غم سے نہ بیکار

اور نہ کہ غم سے نہ بیکار اور نہ کہ غم سے نہ بیکار اور نہ کہ غم سے نہ بیکار

سید کہو۔ البتہ کہ غم سے نہ بیکار اور نہ کہ غم سے نہ بیکار اور نہ کہ غم سے نہ بیکار

و آداب کے کھانہ و بیوی کے زیادہ کہنہ کھانہ و بیوی کے کھانہ و بیوی کے کھانہ

کو تم پر اسچو۔ اور کہنہ کھانہ و بیوی کے کھانہ و بیوی کے کھانہ و بیوی کے کھانہ

بہت سے چنا اور حساب فرماتے کو نہ اور کھانا عینہ و کھانا کھانا

ہر تہذیب مزاج اور سر کسر امیہ و فارہ کہو جس کو ہم تو ہم انکے نہیں کہہ سکتے کہ چاہے نہ
 کرو ہم یہ کیا گفتگو میں اس قدر جلدی کہ جس قدر جو تہذیب جو کام ملک کو فرام
 ہو گا کہ جو قوت نہ کرو معلوم انکار اس طرح پیش آئے کہ گستاخ نہ ہو
 جائے کہ جس حتمیہ کہ چاہتے اگر تم قلعہ دریخ نہ کرو جو تہذیب کہ اور ساتھ
 کہ اور کو بھلا کونکہ اس کو کہ یا انہی تہذیب ہمارا تہذیب کہ کام میں
 میں غم نہ ہوتا بار و دشمن کہ عقیب میں تہذیب کہ پیش آئے کہ اور کو معلوم
 نینا کہ بہ اور کہ تہذیب کہ کہ تہذیب کہ ساتھ تہذیب کہ ہر کہ
 و تہذیب کہ تہذیب کہ ہوا نہ ہوا تہذیب کہ کہ تہذیب کہ تہذیب کہ تہذیب کہ
 اس تہذیب کہ تہذیب کہ تہذیب کہ تہذیب کہ تہذیب کہ تہذیب کہ تہذیب کہ
 پاک نہ آئے کہ تہذیب کہ تہذیب کہ تہذیب کہ تہذیب کہ تہذیب کہ تہذیب کہ
 و تہذیب کہ تہذیب کہ تہذیب کہ تہذیب کہ تہذیب کہ تہذیب کہ تہذیب کہ

عیب سے سراپیسر پونٹا کہ نہ ہو جو عورتوں کے کوڑیا ہوسے صالحہ کاملہ
 بہت سے اچھا ہوتا ہے غصہ کرنے پر سمجھ کر بات سے کہہ دینا خراپہ پر
 رکھنے ضروری ہے جس جا بونہی گنہگار صحت سے غم نہ کرے اس میں
 حتیٰ الوسع کوشش کرتے رہو بزرگوں سے کمزورتوں سے لطف چھوڑو نہ کر
 شفقت پر کمر بستہ ہو سہر کو حاکم اور حکیم صانع کے لایبط ہو لو گھر
 لڑ جگر میں کرمت سے ہو مٹا جناح سے سناوت سے پیر کرتے رہو خیر کرتے
 اسے طور کرو مگر ہاتھ نہ بنو مسافروں کے تھکنہ نہ کر جا بلو نہ
 ضروری بات کو وجہ نہ کہہ سکتے ہو اپنی یہ کہے غریبے فروغ مہ علم ان نیت
 دل سے نہ موت کو رہا تھا کہ کاریرا نہ ہو جائے کو خطرہ نہ ہے ڈالو
 لطف لے لیا کہ اگر گستاخ نہ ہو خبیث نہ رہد حکم بہر علم ملک دشمن سر اٹھ
 نابہر علم نہ کہ امام بیچارہ مشہور سبب بنا ہر فقیر نفوس جو شہادت ہر

لاکر موقع پر جمع ہو جائے بلکہ کثرت ہو جائے اگر تم سب کو فقیریت ہو تو والدین کی
 فقیریت کے سچے حکیم کس کو شکر عظیم ہوا و نہی (خدا کا شکر عظیم ہوا) جس نے میرے
 ہوا لگا کر لایا ہوا ہے عرب کے پندرہ سال تک رہا ہے کہ بہت سے فرما جو کس کی ہر
 بخور تیار رہے جو بے خیال کیا جائے تو فقر کے لاد اور علیہ اس کے اندام سے ہوتے
 ہر افسوس کے یہ سارا کلام افسوس کا کلام نہ ہو یہ کہ ایک سے یا بہت سے اور ایک
 بات متفہم ہونا ہو تو فقر کے وقت سے پیشتر فقر کے وقت سے پیشتر فقر کے وقت سے
 کو انہیں جو کس کے چلنا اپنی لاشوں کو دکھانا اور ان کے کس صیب سے دیکھنا کہ وہ
 نصیحت سے یا بھینسنا یا ہر تندہ رشتہ خیرات نہ دیا دیا اولو کار دنیا ہر اپنے نصیب
 نا کو ہونا فقر عظیم سے عقیدہ اکثر لایم ہاں تا کہ خود سے طلب نہ کرنا نہ کر رہو
 عقائد کو کہ اب سے لاشوں کو اور جو تو فر کو ہر ایک نہیں فرقتی عین اور تکرار
 زہد گناہ سے سو رہنا اور طلوع آفتاب سے پہلے اٹھنا صحت و قوت ہر ایک سے

اپنا پاواز نرمہ بیاس کو لور جو کچھ کہہ لے فور سنو کوڑ چر غار تیانہ نالو فرصت

بندے حسب کتاب دیکھو شکر الیسی فتنہ اردو بریں خدا کو جو غیر فتنہ عقیدہ

کار بند ہنماں تیلے دیوار لھر جو اکثر سیلا بلیغ بیٹھ جائے ہر گوسم کر مذاق نہ کرو

صفحہ سو و سو

وافی ہو گا جو از لور لے موزے نکالے اور لفظ کہتے ہیں غرض طو بیان

کہ کو موضوع اور بمعنی کو مہم کہتے ہیں جلسہ ویر لفظ موضوع کر محیا فسم

بیر مصرعہ کر مفر دہر لے ہر لے معنی ہر لے اور لے کا یہ کہتے ہیں

نفس قسم ہر لے فہم حرف لے فہم لے فہم لے علیہ مشفق ستم

جو بغیر مدد اپر معنی ظاہر کر اور کوئے زمانہ پایا جادو جلسہ خضر اور چمنہ دیا

صرح نام ہوا اور اس کے کوئی لفظ نہ بنایا جاو مثلاً لور کا لور

وہ مرتبہ جابد کر قسم اب سے مغز نکس نکس غیر معنی کو سہیہ جملہ ایک خبر کو

تمام اقلہ ہر بولہ جادو شدلانہ کہ سمجھا جاتا ہوں اور حیوٰت میں بھر
 سب سے حجام جیسے گھوڑا راونٹ مشغول غیر اور کھانے کو کہتے ہیں جیسے جعفر خاں
 شخص کا نام ہر اور وہاں شہر کا نام ہر عہد قدیم ہر جگہ اور متعلق بہا ہر ہونے
 اور ان میں لفظ از نکلیں جیسے کھانا پینا لیساد و نیا و ستوق وہ ہر چیز مصدر نیا یا جاو
 جیسے کھانا لڑکلا کہم مشتوق تذکرہ تائیر لکھنا و نیا ہر اکبر و اقسام ہر
 تذکرہ و نیشہ کو کہتے ہیں جیسے لڑکمر مالہ جانا لڑ ہوا بیجاں اکثر ثمنونہ
 آخر حرف سے عبارت قلیدت کتر ہوتے ہیں جیسے لڑکمر اور غایت اور تواسم
 وسم و صیغہ ہر حال اور جمع مولد ایک جیسے بونا کیوڑہ جمع وہ ہر جو
 ایک سے انزل شد لڑکمر کثرت بخت صرف و فاعل ہر جو غیر ام
 دیگر لفظ ہے معنی طالع ہر لڑکمر لڑکمر لڑکمر لڑکمر لڑکمر لڑکمر لڑکمر لڑکمر
 کہا یا اور طالع منلکہ کھانا ہر مشقہ شد کھانا بجا بخت صرف وہ ہے

جو غیر ہوا اپنے مغز ظاہر نہ کر جسے میرٹھ سر و ہلرتاں کے دواں لڑ جاتے ہر سر

ترکیب کے کرم غنیمت سر و لفظاں کے مغز انتہا سولہ حامہ سر کو کہتے ہیں حلیہ
نام ہر اور کفہ وہ سر کے ہر نہ اوسر کے کچھ ہو سکے مثلاً ہاتھ اور گھوڑا سولہ حصہ سر کو
کہتے ہیں اور اس کے علاوہ کتاتین حلیہ کے حصہ ہر حلیہ نے سیم کہتے ہیں اور سیم کہتے ہیں

پتا ہر جیسے کھانا پتیا وینہ سولہ مثلاً نہا جو کہ گرمہ اور غنیمت نام ہر زار سر سے فخر آمد
اسم کہ دقت نہیں منے جا ہر لفظ یہ ہر سولہ حرف کے کہتے ہیں حلیہ اوسر کو کہتے

ہیں جو اس مغز ظاہر ہو گیا اس کو چار لفظ اسم اور فاعل کہتے ہیں اور پتے ہر لفظ چنے
مغز ہر جیسے یہاں سے ہر ترک سولہ علیہ الغفور فاعل کھانا لایا اس کے ترکیب

یہاں (و حلیہ علیہ الغفور) مغز کھانا نہ کر اور حلیہ ہر حصہ ترکیب سے ہوا

منسوخ

ترکیب ہر جو کہ اس کے ملکر ہر اوسر کے حصہ ہر مقصد اور غیر مقصد اور ترکیب مقصد اور کہتے ہیں ہر ترکیب

حاکم مطلب رکبک مع کسر بر باد سنتی منتظره ریشلا زیدیا کھانا لاو

اس کے علاج و معالجہ یہ ہے کہ کنوئے الہی کھانکیر حوالہ بہت ظاہر ہر ایک غیر مفید و ہر ایک

سے کچھ غیر یا تو اسے نہ سمجھ جائے اور نیز اگر یہ کلام ہمیشہ متعارف و خرو جملہ باہر ہیں لہٰذا

چار قسم کے ہیں۔ لفظ مرکب کو وضع مرکب سے تعادل مرکب سے تمام مرکب اضافی و جزئی نسبت

کتاب کا اور نسخہ کلمہ مفید ایہ اکثر مفید پر مقدم کرتا ہوں جیسے کہ لکھنا اور لکھ

و واضح ہو کہ یہ قدر علیٰ حد فزائیج پر پہلے درجہ اولیٰ الخیرات علیٰ منہم مثلاً زید مجاہد

اور عمر و بنی خمر کے لئے تو صیف و صحر جو صیف کے اور وصف کے لفظ ہیں جس سے لچھا گھڑا

اوزیک سے ہو کر بے تعداد و مہر محرم لعل و مکہ مکرمہ جیسے دیر اور نو اور ستر مترا

وہ ہر جو کلام لفظی سے سنیں اور غیر ہر شے کی پہچان نہ کیے کہ آیا ہر کلام جملہ جملہ قسم کا

بنو ہاجرہ۔ وہ حضرت علیؑ کے ساتھ کو معاً وہ ہوجا کر اللہ کو نیرد کو چھوٹا یا سپا

شیر اسکینے صلح خبر دے دم قسم ہے کہ اسے آخر لائے جلا ایر اور مستدام ہونے سے ملک

بنتا ہے مثلاً زید عاقلانے زید مبتلا اور عاقل اور ہر لفظ پر یہاں جملہ تعلیہ ظاہر
 ہے ہر فعل کا کام کو کہتے ہیں کہ کو ہر کام بغیر فاعل نہیں ہوتا اس لئے ہر فعل کا ہونا ضروری
 ہے فاعل وہ ہے جس پر فعل سرزد ہو جائے فعل لازم جو حرف فاعل کے ساتھ مل کر ہو
 جاتا ہے ہو جاوے اس فعل کو لازم کہتے ہیں صحیح فعل اور فاعل سے پہلے جملہ بنیادیں
 زید کیا ترکیب نہ ہے یہاں لاء کرتا اور کا فعل کیونکہ آہا او کو وصلت سے خراج ہو لاء
 آہا فعل لازم ہوا اگر فعل کے ساتھ سالمی (جملہ فعلیہ خبریہ ہو جائیں) فعل متعدی جو
 فعل فاعل کے مل کر ہو جملہ نہ ہو اور خواہش مضوعہ کر اور فعل کو متعدی
 کہتے ہیں مفعول اور کو کہتے ہیں کہ جس پر فاعل کا واقع ہوا اور کو کہ
 یسے مجہول علامتی مفعول ہے ہر لفظ ہر جملہ فعلیہ فعل متعدی ہر فعل
 اور مفعول کے جملہ مفعول بنتا ہے مثلاً زید نے کئی بیڑ پڑیں ترکیب سے زیر فعل
 ہر کیونکہ پڑتا اور کس و کو نے مفعول صاف ہوا اور لفظ پر علامت

نادر کے اور نواح جیسے نواح عمان و واقعہ نواح عمان اور مرقعہ

ملک جلد و نایہ فرید ہوا جلد ان نایہ کابینہ جلد ان نایہ وہ جزیرہ کبیر
وہ کبیر خولہ اس معلوم ہوا و اس جزیرہ کا پانہ بہ کبیر جلد ان نایہ کر

لاکھ قسم پائے اور جیسے ان نواح جیسے کہ تو نیر و حصار و لہو و توبہ ہوا و عرض

نادر شہر ان کن کنوئس نہا نام سمیع چاہو نہ فتح کیا خلیج پھر سولہ لاکھ

سولہ فرید کر کو کہتے ہیں جلد جلد کر کہتے ہیں کہ کہتے ہیں کہ

سامع کو کچھ فرما ہوا معلوم ہوا کیا کر کہ غیر مفید ہوا جزیرہ کبیر غیر مفید جلد

نہیں ہوا بلکہ وہ یہ مفرد جزیرہ ہوا جیسے یہ گاکھوڑا اسکر سننے سے

سلاح کو کچھ خبر یا خولہ اس مفید ہوا جزیرہ کبیر کبیر کہتے ہیں

لہو و اس کے کیا شہر جزیرہ کبیر صاف فرما کر جزیرہ کبیر طرف

کے سرور کبیر نسبت کرنا کہ اس میں صاف صداقت ہے ہمیشہ

مضاف الیہ کفر ہو تے ہیں مطالبے جملہ خبریہ کفر کو کہتے ہیں جملہ خبریہ وہ

ہر کفر کہ جس میں سامع کو خبر یا خواہش معلوم ہو اور اس کے علاوہ کو چھوڑ دیا جائے کہ اس کی خبر جملہ

اسیہ کہ فعلیہ کفر بعد اس کے کہ وہ جملہ اس میں تبتا اور خبر میں ہر قسم فعلیہ لازم

لئے ہر اور فعل متعارف اور معانی عام اور مفہوم کے متعارف ہونے کا اثر ہے

جبکہ ترکیب کے وجہ سے یہ مفہوم کہ اور عام لے کر مفہوم اور بجا اس مفہوم

ہر قسم الیہ کفر جملہ فعلیہ خبریہ متعارف اور معانی عام کے جملہ خبریہ ہوتا

ہر سلف تمام مانے جاوے جملہ خبریہ یا انشاء جملہ خبریہ غیر متعارف اور معانی عام کے

الیہ اور باوجود معنی الیہ منفرد کے مگر مفہوم یہاں تو سوائے عام اور

مفہوم کے بلکہ جملہ فعلیہ اور انشاء سے کہ کیونکہ کتب اللہ خبر کیلئے کہتا ہوا معلوم ہوتا

القیس فی الکتاب من رکن والبتکان

قید و کلام صحیحے نیاز کے لیے عرض ہوا و اگر بجا اس مفہوم سے ہوتا ہے چونکہ

[illegible]

[illegible]

ولا فقه لحوالہ اسماعیل و کما شفر لہ اسرار ذلک سلسلہ اضطراب صحت و مندرک

تسلیم و نیاز و رضا و خلیل کی بدولت اکثر تقویم مطلب کے عرض سر (ایفا) قبیلہ پنجم و کعبہ

تقدیم سلامت بعد تحریر نیاز و عجز و نیاز و لہ آفتاب مندرک پر ظاہر کرتا ہوں اسے طیباً

حکیم علم الطلاق قدامت عشر صف حکیم ہر حالت فاضلہ شرف بخشہ بیاد کے

ضرر سلسلہ سرینیلہ رضا و رغبت گنگا کر کے حکمت پر افح آثار (ایفا) تفسیر

و تنجالیہ نون فاسلانی متنازع حضرت حکیم حیدر قبیلہ مندرک عشرت عشرت باشد

و ان سے سلامت شوق قدوس جانب تحریر لعدیہ سے مابہر علم لہ اس

گذر کر کے شفا و خیر فیض آیت عقبی عجز و ضرر

شعبہ لہ نور کہنے سے تاج شرشار و ان فیض فرق ناظم سے مرتب

بخش خیرین نام عہد ہر خاطر (مست) فقیدہ سلام کو قافیہ نیاز سے

درست کر کے دعائے کار ہوں (ایفا) خاطر مابہر سہل بلا غمت

فرمود سرفصحتے لے ناسخ استبداد نظر سلسلہ ہمیشہ بموجب لے شعار تازہ مضمون
 مصدقہ جو سہ ہفتے بعد تحریر عزرا شتیاق قصیدہ وقایع مکسوفہ ہا اطمینان کرنا کہ
 خوشنویس لے تبت خطے ریچام مرد و تر خوشنویس سلسلہ آنف قلات کوید
 اوہ رکوت تر لے نوسنہا کر ماسبہ مطلب کہنچا بنوسہ جانن نقشہ سر صوفیہ
 کماشکے پرکھتر یہو شوق ملایا تر مسرت لے لکھار گندہ شرک یاہو سہ ایفہ
 منہ دہانت باحقہ کماشکے قرحت ملایا شمس سہر یہو شوق سونز گریبانہ
 ہونیکیر امر شاگردا عزت زینہ سعادت منہ بخت ملید عمر یہو کرک
 ایفہ سامع حدیث علم فقیر تر دعا کیم مد علیہ سوعا حصول علم کر یہو ولفیہ ہو
 معشوقاں لے اشاماک خدیوہ و سفر مہم عجیب تر نیشہ زینہ غنچہ فانی زاد
 کہ شمشاد فراق شوق دیدار کر یہو عالم دعا ہو ایفہ حقیقہ یوسف منہ
 یسہ خفا کماشکے شمس ہرنا مخفرو لکیر یہو از ویش سر صوفیہ ہا جہر

کڑوا ہے جو عیش و تنہا کے فاقہ میں جھونچ کر دیا وہ شہسوار ساقی نہانہ برہ

لامیدوار کے معشوقان منتظر رفت محبوبانہ مسئلہ کے فکر مستقر نام

عرب ہے بعد معلوم ہو۔ (ایضاً)

بعد تجویز مشکوہ کو نام ولفحہ ہو۔

رقعت سے مختصر

غزیر بقدر خط و ترنم یاد ریافت ہو تا ہم لکھنا کہ تے مکتوبہ ملا یونہی ہو

نہیں آئے تا اور خط بھر کر بلکہ الفاظ صحیح لکھنے کوئی طرفی تدارک نہ ہو سہا

سہا اللہ با وجہ اگر شعور اور یاد کر موتہ مدثر شہر ہاں۔ ذکر سر بیدار

کر رکھ لے دو ہر تم کو چاہیں اور سولو خط اور اندازہ تحریر کو بعد ارادہ

چاکر کار کھور غم ہر پاسہ بند خدمت شریفہ رحمت سے ہو کر باخوش روز

اکبر آ گیا لہذا ایک سے سولہ ملایا نہیں ہو چکا ان کے تعالیٰ سے ہفتے

[illegible]

سیکہ کرایا طاق ہو گیا ہم پٹوار اور اور سامنے پرتے میرے اگر اب نہیں ٹرمانا
 چاہیے تو دیکھ ہیج رقعہ بخود دارم سنتے ہیں ایک کتے ترنیر سرکار طرف سے مقرر ہوا
 اور دیکھ کر رونے لگا کہ کچھ نہیں پاتے پاتے میں سب لہجہ تم نے کیا ہے ہوا
 جو تم پر گھر میں لکھا کہ پالا اور چھوٹے فیض کیا کرتا اور پیدا کرنے کے خوب سے
 صحران قحطی کو زیر سے سینہ سے جو تم نے یہ بنا کیا ہے میں ایک گھڑا لے کر رہا
 ہم ملکہ سرور نما کر واسطے دھڑکے دھڑکے چلے گئے ہیں دیا تب تم نے بیچہ ہر دوں
 دے غنتی میں ہر نوکر زنا خالہ جو کھڑی نہیں سم اور ہمارا منہ جو تم کو رکھو گئے
 تنہا ترسرا گئے مانگو کھانا ہر چھوٹا دیا مفیقہ ہم بھڑکارتے میں تھار گھر میں
 اب تک لکھا جاتا ہے کہ گھڑا یاں ہم بھڑکے ہم اس کو اور کوئی بھی لے کر درمغہ لالہ
 ایک روٹ کا سر بال ہر کاغذ یہاں ملے کیا ہم کو بیت ضرور ہر بنظر مہربانی
 اپنی ہر سب سے تھرا کر ہم بھڑکے ہم دیدار کو دیا دیکھو عزیز القدر کو

لکتر تہمے ہیجے سوار و سینگے نوکر کر نیکی کیونکہ تمہارا شہادت ہے کہ یہی گھوڑے میں گور پڑھ
گئے جاں بجا ہو جاوے رقعہ برادر عزیز بنو خطا میر سے دریا ہو تا ہر لکھنے پڑھنے
سے مطلق رہا نہیں گھاتے اور کیا ہر اپنی عمر برباد کرتے ہو ہنسی چہ تو لازم یہ ہر چ شہید ہر
علہ کر چہ کر لو آئینہ مختار ہو جو چاہو کرو رقعہ مشفق رہنوی سوار تہ خد متکار
کو نوکر رکھتا تھا خبر لاکھ کر تہ سے ہر اپنے فرمایا تھا ہر دیکھو سناں پنہاں سے باتے ہو کہ ہی زہر
زہر او گھر گا آخر کار و ہر ہوا پر نہ وہ بد فہم کیسے کر و کر لیکر خدائے کبھی نور ہو گیا
خیر عیا کیا و یا با را ایضا) جیسا کہ بالہ یا ملکنہ ہر ہر آج خبر کل جا رہے ہیں جب کیا
ہر و لا لہ لا حسب آد نے خیر کنشہر حسب کنہ دست سے خیر جا کر یہ کہ نفیس جا رہے
بہر ہوا کلام اور خط لکھتے آہر لکھ جیسا کہ آج کچھ طعنہ نہ بھرتے ہو خو کھانا ہو ہر
رقعہ ہر ہر آج بکا فطالہ عاشر کا یہ معلوم ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر
اگر لکھو جاوے رقعہ ہر

صبر و پایداری و مراقبه و فرزند جگر سوزد بگو معلوم بود که فدا بدار و نیکو کار گذارد

خوشتر میسر لاله بهوشیار کای هر که همیشه اینک کوی لاله رنجد از سر حبس و خوشتر که گوید

حاکم کا خوشتر بهما و خوشتر که بر رفیع عزیز و ازین تر کمال علیکده کجایم علم خوشتر فرمود

طیبت علم بسبب تقییر تعلیم و عدل طایفه بهوشیار بود باین اور و علامه او کسر بر فرمود طایفه بهوشیار

منظور هر اگر اراعه کردیم که اینها را تعلیم در مملایا جا و بر رفیع قد شناسا بود مقدمه معلوم شد

عذر که محکم مع فیض و نفع برادر و دانش و بهر معلوم بود تا هر که در این اگر خطا بود از او عذر

بیاگب تو مراقبه و هر که بر رفیع لاله حبس شفق بنده عرض بنما ملا خوشتر خفت

هم روز بنده که بر رفیع چه که حبس بیا که بر رفیع روحی از روز ندیدم به لکنا کاسر

او لکنا کاسر که رفیع وقف بهما ان الله لیس اکا العالیق که از تجمیع خوشتر

هو گئے رفیع بر رفیع به سدم بهار که عرض هر فرکانند و توانی به عالمگیر بر رفیع هر روز

هر چه کتاب مطبوعه لکنا بازار دنیا به سکر توفیق که بهین معنی بهما بود و نه خصلت که رفیع

برجائیکو بقدر انور چشم چکای الیم و سوراند و سرکار کا حکم ہر اوجوگ ایس پڑینگروہ

مستحق پڑننگر غریبیم مسیح کرکار تدریک اگر سر این پڑننگر کا محضر بنیاد ہر

ہرگز اس تہس منظر ہر تو ہم ہر ان پڑننگر بالی عارف ہر نور حیرت بنیاد ہر غریب

اسہر کتبے مطلب طبع و خدمت شریف مسیح اسہر کتبے مبدع و شاعر و پتہ ہر

رقم بنیاد / انا کو رحمت ہو۔

خطوط و لکھنا کے

قید و کید مذکور لہذا تہمت کے رعب گندار ہر فقر و غنا ہر ہر ہر ہمیشہ

خلف خط جبکہ ہر حیرت قید گاہ نور و شہناہ و ہر ہر ہر ہر ہر ہر

تہا زینہ ہر چکای عارف کے نسبت لکھا تھا چنانچہ چید ہر ہر ہر ہر ہر

زایا اگر آج ہر کے خدمت مسیح کو لفظ نامہ آنحضرت کا ہر ہر ہر ہر

خط ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر

خبر محمد حسین صاحب کاتب و لواء شہادت ہندو کمر برفضا کر و جہ شریف آدرین

بنہج بر خود دار علم حسین کمر معالہ ہو کمر بار پیسہ عمر فرمایا انصاف المرام بر مقرر شد اور

فرمانے لکھرا اگر ایسے آئندہ درود کر و لا سطر موعودا نہ باشد آدل کے و میری پیر پیر پیر پیر پیر پیر

ہوگا ہندو خلیفہ ہوا و صیغہ صحت کے لایع ہر موقع انکس شہادت سے ہمانہ ہر خط الفونج حریفہ

جو کرم دلع کر سلام نیاز کمر ملتہس ہوا و اگر خلیفہ صاحب شریف آدرین ہوا و ہر ماقہ صم

ہر اطلاق خلیفہ صیغہ ایک سے منفیہ و خصلت لیلو نسل و پرچی صاحب کو یکا سو کر و ہر

ہو و میرا روزگار ہندو ہوا و اور جو شریف آدرین تو مع مجبور ہوا و شریف آدرین ملا خط

عریفہ جلد مطلع و ہر خط غیر لکھا نام فائز ہندو ہوا و کرتا خط انتظار سے پہنچا تھے

لکھ کر و ہر فائز لکھ کو لکھا ہو کر و درین از لکھ اور اسد گمر اپنی طا اے کہ کر ہا

تکر و در رگہ ملا خط بآئیں انکار کیا ہوا و اسرا ہوا و شہادت ہر کہو تک ہندو بست

کیا جاو و ہر خیم اور سر کو بآئیں ہم نظر جمع رکھو اور کچھ تردد کر و خط

شکریہ لائے ہیں سو کر بر ذکر تندرست و غایت مسیح جاننا ہوں ہر کسو سر جگہ

دار ہوں سو خطا خرید و لم نہ سے لوجا اور نہ ماکیا ایک سے حصہ ہوتا ہر نظر نہیں

لکھا ہوا کہ ایک آفت نے ایک منصف کو خرید و نہ کیس کیا ہوا اگر انجام بخیر نہ مانو

صورت منفعت سے ہر جہ بے گنج زمر الحاکم انکاح و گشت گزار نہیں کئی ہر طرح ملک الموت

اور نہ ہنر آشور و شمر بر بار کا ہر گھر گھر کہ نہ جہا ہر جہا ارحم الرحمن رحم فرما دے خطا عزیز جا

جہان سے کچھ نہیں سزا ہر جہا قریب لکے سے گذر تھر تھر باقیہ مینظور

خصیت سے تم سے کچھ نہیں بگڑتے بچے سے مبع و خط و مانہ گھر نہ بیجا اگر اندو (اطلاع ہو تو تم پر ضرور

یہ لکھا احمد حسین صاحب نے بانی تارہ عمر معلوم ہوا اگر اس کا بھی کچھ آئے گا اللہ

تو اطلاع ہو خطا ان سارے خط و تمہارا بیچا پائے سے ہر قسم کے عذر لکھا ہوا اس کا

تو بے شفا بخش خرید و جلیس اگر قدرتا ہر ہر ملال و کار ایک

درشتا ہر اس سے کچھ نہ دے و نہ مند رہ ہو تو حذر کا جھلب سے ایک ہر

خط منیع لکھا جا تا کہ اس تحریر و غرض کے واسطے جو منیع ہے اور منیر الکریم ہے

نہتے جو قیاد الیہ کے ملاق کر عنان پر و پو کر اختیار کر کے کہتے ہیں اسے بدینہ

کمال ختم ہوگا اور خط ہر اونکا دکھالہ فرما خط قوسلار و عزیز علی علیہ السلام

معلوم کہ بالا سر گت سے سارے تختہ سر شاخ الدین کمرچو نمنے لکھ پھر سولہ سو ۵۵

کہ خصوصاً لکھنؤ کے روائے ہو گا۔ مگر لازم ہے کہ درستی سے نقل کیا جائے۔

سرکار ملک فروز شریک سے ملو گا۔ اور بی بی حج الدین صاحب نے جو روپیہ خرید سکیگا

و لئے پنج منج سے ایک لے سے ہر لہو لاونگا۔ خطہ بر خود دار ستر لاونگر

دہنوا سب سے خیر ہے اور خدا خیریت میں طلبیہ سے ہم کو ہفتہ کمر خفت لکھ

کام پائے نہ لیکن بوجہ منکر آمد میرا عمل اور غیر ذکر بیمار ہو گئے تھراوی ماہ کا مکتبہ

بیمار ہر ایسے الفضلہ کے ہے جو فیضِ عالم کچھ بڑا اور صاحبِ ملاقات ہے جسے مخصوص فر

بیت اخلاق سچے سر آئے اور فرمایا اگر آپ کہیں آئیں خوش ہو جائیں تو نور راہ

وقت سے بے اعتدال تھا وہ صبراً حضور کو راقبہ کی فوج پر بیا رفتہ رفتہ نشان کرکے آجائے
 ہم بھر نفوس الٹا رہو نگار فرمایا ہم بہر لیکن زبانی محنت نہ کرنا الوضو نہ اپنے کام پہ پھون
 ہو رہے اگر ممکن ہو تو ایک سو سے زائد ہر ایک اور دینے ہو اور غریبوں کو قریب کرنا ہر ایک
 کا نام لکھتے تو لازماً ایک سو سے زائد ہر ایک کے نام لکھ کر پھر جانے کہیں جو جو
 خوب صورت ہو ہر ایک سے کہ آؤں فرید کا بھیجہ و اسکر بہت تکلیف دہ رہا ہوا

خطوط احباب

سطحی خوش شمار مسکتے مضمون اور فراق کا سوز ساز تعدد و دلائل بیان کا
 قافیہ تناسل سے قلم کا ایسا گنگا سے گنگا خط بھی طبیعت کو فرحت چاہ کر خوش رہا
 طبع اکبر و نیتیں بھر خراب ہر لفظ پاکیزہ مضمون عمدہ نثر حبیبی درست
 قافیہ تناسل سے ہر دو لفظ خوش ہوتا ہے یہاں تک کہ لام خود سے خوش خط لفظ تک
 کچھ نام کتر پسند فہم و عام خواہ شہر اور ظلام مو نور سوز نکھر پائے سر کر رہا ہے

باقی طریقه مصنف فی نفسہ بیسیج دیگر یاری سعادت سالک اشتیاق کاوش نام در انعام

فلسفای فصیح و قلیم او سیاه گانند کوتاه پیچ تا توغیر ز شکر کینه منفرد خست آشفته در سینه بکجا

محاصرہ لگا کر ایک سے بڑا نہ رہا وقت ایک واسطے سو برس کو ہم شہر و انگوٹھم خبر تک

نہ نام گئے ہونہ خط سوانہ قصہ فرمائی نمودیکھا نہ عکایت کہ ہوا حلیہ نہ شفا بینہ کا

ہنگ برا چٹا گشتہ در سیرت صرا گشتہ فہم تہ والہ اسحاق و طاسم کما ہر باقی بیہر

اگر فتنے و بغاوتیں ہوں تو خوش گئیے دس تیر عیش و سرور کی طرح کمر و ہمت و دل لکھ کر

کریا تیس پنجویں غم گمان نہ تھا مگر گمان نہ تھا وہ سم کا چہرہ تھے مگر کاسودا نہ

ایکند زینب خدیجہ کلفہ فہم ہونے کو دستہ کو دستہ ترہ گلو

مردمان را در این آفت آسروند جو بداندیم سچا برقیست که بر افسوس

دہشت طعن ہے دور یہ خفا مار نظر اور یہ وفا گامزد بیکھو ہم شر کو زماں پا پیدار

هر ظلم کار خانه خجسته دارد و هر دزد بیایه بیارخانه سر کلاه و بهمنه گفتم هر دزد بیایه

وفاکار کے یہ کار میر جیسے تم شہسوار میر خیز میر چاہتا میر ایندایلیغ تھا کہ

فراق کا قصہ سنو اور فیما بین حکایت لکھو عقیقہ مکہ میں ہو رہا ہے اس وقت

چھ مہینے قحبور کی پرستہ بار بار سو رہا اور سر جو شہتہ تے نفثہ چایا اور بڑل گھبرا گیا

اسرار شعر کے مدعا کے کتبائیں اس طرح مندرجہ ذیل ہیں

و نهان شریف بود دیگر از بار خورشید آمار سلاطین و پادشاهان و انبیا و مرز و فوط

دو بی سرتی قصبہ آیا طر خبر ملتے تھے کہ نہ کچھ کچھ منسج آن صر ہر گھر ز جیتے صر

ہر وقتے حشت ہے ہر جہاں تو تھا ہر سیمہ تم ہو وہاں چپے ہن مگر فدا و صا کھانہ

نماد کے درستی کیونکہ اختیار و یکہو بشیروں و سرچھنرا بشیروں نہایت ہی

ایک سے ہول گئے اور سرکار کی بندیں چاہتا ہوں لئے فخر ہوئے اور صلہ ہائے نیک

دیگر چنانچه آشنایان و ملاقاتیهای این مونس که جوهرش بی نظیر و گداز

فصل ششم و فرقی بین اینها است

نئے خفا کرم اچھر کرم بر خفا کرم خدا کرم ہر جلد آد غم سے چوڑ و وزن تو
 ملے ہو گمان سے بیگانہ جاس ہو گمان ابنا ہو گا خدا کو کیا جو لب کرانہ فقط
 دیکر اسرا یہ راحت دلت کینہ شمس کانت جو دل سے
 حیرت ادنا طر نہیں جاتے سوہ جاس کو خوش وہ علم لکھ نہیں سکتے ملے ہر جر
 گھٹا ہر جاس ہوتا ہنچ نہیں بر شکوہ ہر جاس کمر لکھ نہیں سکتے جو جر پہ
 گزرنے پر شبست روز جو جاس ہو تا ظہر الم لکھ نہیں سکتے ہر جاس کمر لکھ نہیں سکتے
 و تنہا کرم عید ہر از رو کا دیکھ نہ از ہر جاس دیکھ لینے نہ خطا آیانہ قاصد
 آیانہ کم آئے نخر و خجہ کے کینہ دور نہا نہیں ہو سکتا تنگ رہے ہر ضبط فوس
 بد نہیں سکتا دم بہر کے ہر محبت ہو ادھر ہر کما آنا ہر اس غنچہ دہر نہیں سکتا
 بولہ سر کبہر ماہ پیغم ہر بھیج کیا ہر تھا نچہ کے ہر جاس ہو نہیں سکتا
 اگر سر مروت ہر تو کیا محبت نہ شکل تھا لبیک ہر تو نہیں سکتا۔ ولاحظ

چیر سچھا تا طر تو خط فاعل سے واپس کے جبر تو ایک کسے پیر سچھا تا طر تو خط فاعل سے
 دیکھو جو طر پیر سے ہر وقت پیدا کرنا نہیں خوش کھر عیش کرنا نہیں نہ تو تھو
 نہ گلہ نہ یہ بھر پر واپس کا نام نہ تھا دل از در مجاہد تھا کسے پیر وہ پیر انداز
 جہاں نہیں سکتا نہ سزا جہاں سے لہا نہیں سکتا پاک کھر طرح پارہ ہر در خوش
 طیش سے کہیں کھر کوئے رنگ دے نہیں سکتا لب کھر اگر غایت کو سننا چھوڑ
 بلبر واپس کے منہ موڑ دہریم ایسے کھر واپس از منہ دکھاؤ نہ پریشانی
 ہو نہ خیر الہ سے دل رنج سے پیر غنچہ دھنچ نہیں سکتا۔ تو اس نہ ہو تھک جھنچ ہو
 نہیں سکتا زلف تو کھر کہیں بوس بیگناہ کا فریاد اور از جھنچ کھر جھنچ نہیں
 اور اگر کھر پر دل سے تو نظر کھر دیکھے کیا پریشانی آئو دل کھر
 حیران ہو دکھا ز غمشت متنا طیبی صلب فرم ہو گاہ دکھا کھا کھا
 ہو دے دختر گاہ ہو اپرا نر ہو نہیں سکتا دل ملک کو

تر اپنر خیر ہو نہیں سکتا الفت سے اثر ستریا و طر حالکے بنو ہر کس کو تھکتے

ہو نہیں سکتے۔ باقراط سے فصد کے سے اور ہم ہمارے ہر جنس ہنسی کو نہ کا

میرے کئے ہر شجر سے بڑے عروس۔ دل ملے کو بیکر لہر ہر اس انجام فرحت انجام

لاور۔ اگتھم میں نہایت تیر و عروس بیکر آمد ہر اید صبا گل و بلبل سے نہ ہو نگاہ

خوشامد ہر نو و نگاہ۔ مہکتا جلد ہر خوشتر منہا جویم دل کو لہنا ہر او یہ کسے کس

خوشتر بن رفیع گل گنار میں سحر مہر کر کے غیر از ہر آج ہونا آپ

ساعت سے ربیعہ میں دل لہا کو نیت کر جانے کے تبت کے ہر جابج ہنر قینر

استر قرائن السور کویہ لاج اشتیاع میں ہم رکھ کر زندہ لہر جینہ شہا نو ہر جہم در جہر

اور یہو بلقیہ کو عطا دفرام میں آئینہ شمع آئینہ

خطوط مختلف

سے بلکہ الحمد ہر آئینہ چیز ہر فاطمہ خواست۔ آہ کفر ز پس پردہ

تقدیر مدید خند گلستان قمرایت نہایت تناسی یگانگت سلامت
 بعد خانہ سار و طرات سلام و نواخت محبت ایہم نگار شر اسر طرح صر
 اور شکر گزار اندو بار و ملا شرم دار و بار باغبان حقیقہ مکر کی کیا
 قدرت نمایاں صر و نما رخنہ ار کر کیا کیا صحت سے نا انجانہ سیر نسیم حرور
 غنچہ لگا ہر کھلانا با صبا کا گانہ کو حلا نا بلیو کو چھنا نا گاہر جوم جوم
 لاغ بجہ نہ یا یا شر کا چچا نا سا دل کا ہر جانظر لا پز رہ دیوے کا لہلہانا ایسے مس
 بہا ز خوش گاہ گلزار ایسے فک سے صبا کا ہوشن لا شمیم نامہ غیر بیس شہامہ ہنس
 مانع کو باغ باغ کتا ہتکنوس کو تراوت سے بخش ہا حنت متلا کو سا لک نہا
 جانے الفت نشک کو خوش و غم نیانکب خش ہا مہرنا گاہ اور ہا خشہ
 شمیم کو اور قاصد و لہو ہم سر دست شوق بڑا یا نامہ سرست شہامہ پنچا کار
 نہا بر صحت کمالا نہ باب ہتھ بلا یا شفقہ کاسے شری سے سکندار ویر تاک

[illegible]

انہیں رحم و کلام حاصل ہے اسے بھڑکا خیریت اولہما رہا تھا جس کو بدو
 سلیمان کاہر سداوردیہ حر اور دل بریاخ و ہر دیش مردہ خاطر کیا گیا کہو
 کیونکہ شکایت کروں قدیم کر کے روش ہر عیشہ کے اسکر نقار کاہر
 ضروریش سنو پیدا در اسرا خضر وادو اور پیر بھر صرمانا صرجم صرمانا
 تبارے نظر بنظر پر نظر کر کے چپنے نسیم صرمانا اور ہر اس جانور اپنی
 بولیں کبے بولداں جائیں گے حضرت ہر قریبے لڑو زہور نکاح مالک صرمانا
 یہ پیرا و سکرٹ سے ہر کر شفرے ہو لایا گاہر بہر ہر مینا بہرہ التناث اسے
 المرشد الشاہد اہل ادم اشفاق شغے و افیہ ہو از سر ہر لینے ردو معلوم کیا گاہر ملینے
 یہاں ہر اس ملکہ تھا ہر کجا لعل ہا جالرا بافت کا تہہ ہضم ہونا کیا ہنر رہے
 جو کھل کر ہو تو کاکر روز معدیہ یہ نفقہ ہر ہر ہر کو دیکر کر کے طرینی
 ہاتھ میں مل پائیں ہاتھ سے رکھ ملو ذک کچھ فرہر ہر اس کچھ ہر

سرخار اور چرخ نسبت جو آپ نے لکھا ہر واضح دوست سے اور آپ کے مختصر
 درنہ صورت کے انوکھ کر اور حسب اعتبار ہوتے جائیں سو ہم بقدر اہلکار ہر آدمی
 اعظم ہر سوال اگر تو ہو جو کیا کر چکے کو جاؤ گے تو بمصر اور مشاہیر سے کہلا دیں اور انہیں
 خدا سے الیسر محتاج کیونکہ موٹے لکھ رہے ہیں تم نے سب سے سوال کیا کہ ایف حضرت
 کیا سوچ کر کچھ متر لاج میں ترشے آہر جلا بے ہر فرات شرف طہنہ میں صرف
 و سفی شریف کا وہ لکھ بھیجا تھا خیر معاً کیجئے اور انہیں لایے ہر جامع مہر طلعت
 خورشید صورت بشوق ملکہ اشتیاق تحیر سے لافز سے میں تقریر سے بروں
 بہر زلم و طاقت نہ ماغذ ہر وسعت کیسے لکھوں کہ نہ تحریر کو نہ مجبوراً دعا
 نگار شہر نہ چار گنا شہر کیونکہ تمہارا لکھنا ہر جلی کو طار ہر آنش افوضہ کو
 بیڑ گناہر کیونکہ سب سے نوبت کھلم نہ چہا نہ ہر نسبت کو نہ دیا تھا یا کتر کو کھتا
 تھا جیف سے ایسے طبع۔

جیسا کہ پانز کمر بھر سالتب سے کرنا بجا ہے کہ ہر خاصیت باندہ ہر صلیحت کے
 خالص تھا یا میرا لیر و شہر لا دیا تھا کچھ نہانا شکوہ نہیں کچھ متے گانہیں دیکھ
 خوب ہر شہر صدر کے اسلوب ہر شہر سے اور نہ وہی اجرت نکلیں کہو لو
 اوپر دیکھو ز ملک فایہ کا سبب کہ نہ دیکھ کر نہ نہ چالز کا موجب کا ہے
 حجت اسے گانہ ہر مردت کا ہر کام ہر خاصیت سے ہم سے اور یہ ستم
 شکار کا بخر تم اور آنکھ دیکھو کہ میں سے ہم اور ادھار ہوتے ہر بونہر کچھ تو لو
 بغیر لاؤ بول کے جیسے کہ کوڑا بھر بھیجا جس دن سے سدا رہے یا ہر
 کانے الایح ہم کو نہر جو خط دیکھتے دیا کہ در حقیقت آج غنیمت غنیمت
 نہیں آج حکمت کو کہ است کو یا نہیں کر لیا کہ کا با بیعتا ہر غنیمت سمجھا
 بنائے نہ سے بوند نہ نکال جانتا تھا۔ ابے کیسے خیر کہ ابے کیسے یا کر ز
 گلو ہر ہر یا منے جاکر نہ نئے ملاقاتیہ جانکر ہر انرا کہیں گفتگو میں رہے

سافر شایستہ اور سرساز صفت عمر اس کے کمر ہایت تو لکھن کر کے ہمارے
 بھر پارے بدلے مانگیں دیکھ کر کہیں ہمارے سر پر کر نصیحت کہیں گے کہ
 تمہارا مرد دل منہ بہت خفایت الہا کہ تمہارا یہ طریقہ یہ مشورہ معاملے خدا
 کو پناہ یہ طریقہ کھانے کے سیکھا یہ شوق کھانے سے اوڑھ لیا بخیر اگر سچے ہر معلوم ہوتا
 تمہارے ساتھ ماہرات کہ عرق سے جاننے تمہارے کے علاوہ کو بھر اختیار کرنا تر
 ہم سیر اس حال کے قابل ہو سب سے شہر بزم سے ہر پڑھ کر گنجو سر باز کر گنڈ کر الہ
 سرور چہر بار چلنے والا اگر دگر کوئی نہایت لایق صابر خوش اسرار نماز سے یہ
 سے سطح ہر ماہی کو ان کا مر سکہ طاعت ہو نصیحت کو ابھی ہوا ہر اور دریافت
 فرمایا ہر بھلا یہ کفر فرماے باتیں اس امر کو دریافت کے کچھ فردت ہر ہی کس نہ سے
 مانگو اور کر دتھ کے لکھنے کہیں کفر انہی سے کراحت سے فراموش ہو سکتا ہر
 کوئی انہی سازنوں کو سازنوں کا ہر لعلہ سکتا ہر فردہ آپ سے نہیں خیر فرمایا ہر

اور جیادہ کر اور مائے دانش لکھنا قیمت سے اور اس سے کئی سے مزاج سے بکریاں
 ایسے قیمت سے اور لکھنا جو حضرت کے اور قیمت سے بھر اتنے مسافر نماز صبح
 مسافریت سے رجب مسافر کر چار پر ہاں تھیں کچھ تو غور کیجئے اور ولینے جگہ بکر کر قیمت
 ارکھار و ہر اور کینو کنڈر قسمت سے کو لکھنا سے میں تو ویسے لکھنا ہنہ ہنہ
 جس کو لکھنا سے کر دیکر بینا سے نہلا کر اوپر تھیں میں تو مسافر ہنہ ہنہ
 انہی اپنی مسافر نماز کے غریب لے قرار تھیں وہ میں ٹھٹھہ لکھنا سے کر کو میں ہنہ
 کر کر کرتے ہیں میں تو آنکھیں نیچے ہو گئیں سہارے تو ہنہ ہنہ اوٹھتا اور کو دیکھنا میں
 ہر اوٹھ کر کیا مجھ سے تو کیا ہر اوٹھنا نہیں کیا ہر اوٹھنا لکھنا میں ہنہ ہنہ
 فرما کہ ہنہ چیز زچہ اپنی نگار تھیں ہر اوٹھنا سے قیمت لکھنا سے کر آپ کے ہنہ
 خیر یہ کر دیکر کو روزانہ آپ لکھنا تافرا میں ہنہ لکھنا سے قیمت لکھنا جو ہم
 ہوتے کچھ ہنہ بھی ہوں اس سے لکھنا جو ہر کر لکھنا ہر اوٹھنا ہنہ ہنہ

فرمایا اس کو قیمت دے دے اور اس کو گرام سے اور نیز اس کو خبر دے کہ قیامت کریمہ
 اور قیامت سے زیادہ جاندار اس کو اور اس کو نہ دے گا۔ پھر نیز اس کو قیمت دے کہ اس کو
 اور اس کو نہ دے گا اور یا سہارا دینے لے گا۔ کیا تیرے ہر پہلو پر آفت ہے میرے اور
 بعد میں قیامت بھیجے گا۔ فقیہوں نے شوق شہادت کا ہر میں خبر اور اشتیاق دیکھا ہے۔ چنانچہ
 دیوانہ گزشتہ اس کو لے کر چھوڑ دیا۔ کیا یہ شعور ہے کہ اس کو نہ دینے کا
 بھر دینے کا در کیا ہے۔ سنو مولانا امیہ گفتگو کی میں اس میں ششستر کا جلد ۱۱
 میں میں نے تھوڑا سا ذکر کیا ہے۔ اس میں ہر ایک ممکن نہیں دیکھ سکتا اور آپ کا
 معاملہ بڑا ہی اہم ہے۔ اس کو نہ دینے کا کیا نیکو آئے وہ نصیحت کر رہی ہے۔
 نہیں دیکھ کر میں نے بے فکر لفظاً اور آپ کی محبت کا تحفہ نہیں کیا۔ بلکہ ایک عمر تک
 کیا اسے آفرین ہے۔ آپ کو مطلع کر لیا کہ آپ اس کی تکلیف دہ ہے۔ ورنہ اگر بکار
 میں کچھ اور کھاؤ بچھاؤ ہو جائیگا۔ فقط دیکھ کر میں نے ہر طرف سے طفلانہ گشت

جلا کر ہر نظر کرنا غمخوار ہو تفت نہ کر کہا میرا جگر خار کرنا شفق چاہے جاؤں
 کیر اپنا رقیب چاہے مانوں تمہیں منصف اطہر اکیلا ہے ہو۔ و ذلک منہ و انہر غلام کرو۔
 ہر صدمہ کو کر لیون کر اٹھانے لکنا شکر کہ لکھنے کے لکھنے نہ رہے۔ و ہاتھ لکھنے کو انہر نہ رہے
 جو دیکھ نکلو تو صدمہ صدمت بہا و خیر کچھ ایسا زخم میں ہم دیکھ اٹھانے لکنا شکر
 شہر او دھو نظر آیا جھکو بہا و باغ صدمہ خجما جھکو تیر غم سے میرا دل کا سر ہے
 تیر جانے سر دل و دل میں نہا کہ۔ غمخوار کہیے افرہ ہا۔ غمخوار سبب یہ خانہ برابر۔
 سببنا لکھنے میں غمخوار کہ۔ ذرا جھکو نہیے غمخوار لانا۔ لفر اگر ذرا کر کو سببنا
 دیاں صدمہ اس کو بلالو بیت سے فاک اسکر ساتھ لکھنا شکر سببنا زیدنا لکھنے
 لکنا شکر کہ۔ و ہاتھ لکھنے کو لکھنے کہیے لکھنے کہ۔

لکھنے کہیے لکھنے کہیے

غم میں چاہے ہر جگہ میں لکھنے کہیے لکھنے کہیے لکھنے کہیے لکھنے کہیے

کہ جس کو ہنوز دیکھ کر جان و سر پہ ترس ہے نہ ہر گز دل پر شہ نیر دیدار
 شبیر کے نو دیدار کرے۔ کیا تو نہ کا جھٹکا کروا بس جلد اسکو سیر دیدار
 اگر مطلب سے زندگی ہو تو صبر اناکولہ خرا۔ خدا کر واسطی طلب سے آو
 اوسے دیدار کا شریعت پلاؤ اگر القیتر در پر نور تو ہر جانب سے حالت غیر ہو گئی
 چراغ کے خطینے لکھو وہ بالائے کسبند ہو کر جو لب خطیب چلے آئیں گا
 زبوں سمجھاؤ اے کافر نماز میں نظر سے الے ہر نماز ایک نظر
 تیری چیز لقا ہوس کی بیع تبر بنا کر لقا بنو مگر لقا بیع التضرع ہر خفا ہو
 ص نظر بر امر لر حیا کو تم آؤ گے تو بیخ کا حال اوپر کامفہدیت تبر آؤ کہ لوگ
 خبر تکلف عموں رہے خدا مر رہا ناظر شیروں وز کن غم سے مسحوق
 مسیح نہیں بغیر اسراف فضا کر بیس رہے ہی مسیح ختم کر افشا۔ الم لازم نبیر او بگو لانا
 کشاکش نظم ہانکہ کا جہات رقعہ شریسی بخور سال علما سبز بہر باطن

خدا را ست پسندنا پسند من مطلق نفعنا موجب دلایب۔ لایف
جگر کا سنتے ہو۔ اور غیر و نکے کو میرا صبر الیہ اس کی سنو لالہ ہر گناہ
جگر کا خط الیہ منہ لہج شریف لکڑا فاضل الہی کے سریت ملاقات
مدعا دل حال میری فکر کسی طرح جبر کر رکھا تار اذہا اب کو نصرت ہو اور
جملہ نصرت سے ہی مجبور و مفرود بنی علیہ الغور حاج حیرے آہنات
جبر بھر رفت تھے خبی گاہ کھلا لہر صاف بنی و لکڑا کر ہر سے
مفت دل برہا کہ کجما خبی فرزند لایا اور بہ اندام کلچر اور
اوٹا اور حم لالہ حبیب نے بھر سلور نہ دھا کر عہد شہر و عدہ کیا
اسے التماس علیکہ پھل لہر ملا کر لے لے چنانچہ نہ کرہ ہر چاہے
لفظ نہ دیو گئے اور یہ دالہ قیصر بہ ستور کر لایا اور میں سے منور دین
کرتا رہے جب انکا انقد ہر اچھلے کہ زہر اور انکا یقینا شخص

گمانی کے نہ کر رہا تھا کہ فہم سم آؤں یہ جیسے ایڈر کر دیا نہ آتے تھے نالو
 مفروضہ نہ تھا کہ تیرے نو بالوں اور خوش زہر آنکھیں یہ پس صورت جہاں
 عقدہ ہمیشہ اسلحہ چھوٹا دے اور مارستہ لٹا تھا کتاب ہاگن نگر قسم
 جو نکھر یقین سے کمر لگے یہ منہ بہ منہ ہمارے ہوتا کر ایک لگا کر تو مشہور
 جیب لے لار و بیج جعفر لب ہلا دے شاہ جیب لے یا بومر گودر اور دیگر
 خفوت لے یا جو اونکر فرقت سے از دہ تھر گور گرا سندہ مارستہ لے کیا خبر
 سے ہی ہوش مال سفاست کمر آنے بہت کچھ رہا تھا ایک فرغ چند
 اے ہاں کچھ کچھ کچھ پر قیف کیا تھا لے لے لے سمجھا کہ واقعہ میں کل لے
 برجج الہ املہ اور شعر آنکر مضامین ہر تار سے لیا یہ کار اچھ
 نفی خدا شہ پار۔ ایضا۔ اور فرما یا بومر خالص یا بومر لے یہ
 جفت یا بومر لے بومر لے طلح کٹر دینی ہاں جفت یا بومر لے بومر گویا

پاپوشی کو سر چڑھایا۔ مقوم کو جہاں سے لکھایا اللہ تعالیٰ دشمنی کو زیر پا پوئیں سر
 رکھ سلامت رکھے (ایضاً) خدا لا جانہ سے اسے خلع ظاہر ساہر کرنا شد
 کاہر کاہر استغنا تر منہ از جلیل منہ از جلیل شریف منہ از جلیل آہر صحت کا
 خلائم بحم عریفہ ارسل کئے ہر ایک کے جہلبے محروم نہ معلوم کر
 وجہ سے مغفونیت سے بنو سہند خصلی خط از یزید گمانس ملقا قدیم دستودھ
 جہم پر حقیر نہیں حضرت غور کیجئے جب کسے سے لالطہ تو ماہر منہ از جلیل
 بدائع پانے چہ جائیکہ قرابت اور آپت ہر کو آؤنہ آہر طبیعت سے کہ
 خستیں حسینے لطلہ قوس کو کہتے ہیں ہر کو ہر اسکر معنی ہیں مرجا خدا
 کہ اللہ اللہ سے یہ بھر بر والہ اور کچ لالہ اللہ سے ہو لافانہ شفا کر
 اور مزاموشکا در ہو شر کر و غور سے سوچو یہ زمانہ ما پاپیدار ہر دہانہ خجہ
 دالہ صر سے ہر خطہ ہر ساعت ہر دم در گوشت متعوض خصل عالم کیا کر دے

کس کیوں ہے۔ اپنے دل کے مجبور بن کر نہیں کر سکتا۔ ہر دم اضطراب
 ہر گھڑی انتہا پر ہے۔ انکسٹریٹ کے کپاس کے لافنس آئندہ طبیعت کیونکر
 اختیار کر دینا اگر سب سے معلوم ہوتا خود ہی خاموش رہتا ہر جنبہ چاہتا ہوں
 ورنہ لکھنؤ طرح بناؤں۔ فلم رو سیاہ کاغذ کو تار دیکھ کر تیرہ سو سال کا خدا جی لے
 نبی کریمؐ جلد کے مغز ہوا اگر دینا المکتوب نصف الملائکات تصور کرنے
 مقصد در عایت نامہ تحریر ہمارا روز آج اور عقلیت سے ہوں
 اور نہایت کم تو یا ادا کے اوتار عظیم الفرستی زباں شکایت
 کمرانجی۔ اگر ہر حال میں رہتا ہوں۔ بسم اللہ آئندہ پر منحصر ایضاً آیا
 گویا عیسکا۔ تم سے افسردہ سے حیا آیا یا اور نہ حال ہاں سکا غنائت
 اسوگیناں فریت ہر اور جمع صاحب گزشتہ کا عزیز کرت نامہ لکھا
 تھا۔ گویا اعجاز سبجا نہ تھا۔ ایک اٹل سے سقیمہ خلعہ دار ہوں اور فرصت جانے

عشرت بوقلموس حال تھے جب کہے کر پڑھا سجدہ سکرانہ بجالایا انشاء اللہ

طہات بوس اللہ لے کر آیا اور کو ہمیشہ اسے طرح منیمرتجیہ تغیر منقذ کر

ممنوس اور خوشنویس بات سمجھایا کہ ہمدرد آپ کا فداست سزا خلاق عیاس

صر الیہ کو سچو۔ بلکہ جو تکرار کہتے ہیں ہر ایک فقہ منسک لکھ کر الیہ نہ ہوتا تو

اب یہ کلمات کہتے تھے کہ یہ کراہت جو فقہ لکھ کر فقہ کا لکھ کر ہم نہیں حضرت خود

کردہ رہ جو جب نیست حقیقت منسک بجا آورنا کہ عدم زیادت جہت منسک تحریر ہوا

غابت شکایت نہ کر شکایت الیہ منسک الخ طواو الیہ منسک مقرر کر دیا

کیجئے ہر انہی طاقت نامہ کہ جہت الیہ ملانم جائز عدم شرم کث میر کا جگہ

در حقیقت راست اور دست طریقی منسک ملاقت اکثر انہی منسک مارہ

باردینا و ہر اس سے انفراد اور صف منسک خود مگر کون سے ہر عبادت کا خفا

ہر اس کے بابت خوب مستعد برابر سمجھنے کا ممنوس ہوندر ہم صحیفہ کرتے ہیں عزت

ولانے اور سربند کرنے کے جانے نہیں اگر دشمن مال ہوتا تو یہ ہر المار سے ممکن ہوتا
 ظہور قدر ہوتا کیونکہ تیرے کو خوف غور بخیر مول میں خود عیاں ہوتے چلے جائینگے۔ ارحمت
 ظاہر ہو گئے میں خود ایسا نام نہیں ہوسکتا جو ہر قسم کے خلیق پر ہر قسم کے افسار و تحریر
 ہر وقت ہر حال میں ہر حال میں ہر حال میں ہر حال میں ہر حال میں ہر حال میں ہر حال میں
 حاکم کے محرم رہنا منظور ہے ہر حکم کی عطا و عطا ہر نامہ ہر نامہ ہر نامہ ہر نامہ ہر نامہ ہر نامہ ہر نامہ
 منجانب سے ہر نامہ ہر نامہ ہر نامہ ہر نامہ ہر نامہ ہر نامہ ہر نامہ ہر نامہ ہر نامہ ہر نامہ ہر نامہ
 کنی میں آیت کے ساتھ ہر نامہ ہر نامہ ہر نامہ ہر نامہ ہر نامہ ہر نامہ ہر نامہ ہر نامہ ہر نامہ ہر نامہ ہر نامہ
 نام فاداس میں حقیقت کے لئے صبر و کرم کا حق الہیات باقر ہر
 دیکھا جاگا کچھ سر پر تو وہ نہیں معاف نہیں وقت و انکر لاہور ضرور ہو بہا
 غفلت سے سہا و سایہ ہم نیاز مند و کرملنے سے طبیعت گھبراہٹ اور سابق
 ہر ترسیل جو صلیب بنام میں تحریر ہوتا چاہیے ہر وقت تشریف آورے

پہلے مطلع کا لایہ جائزہ تجب سے تقریب کے کت سے ہمالہ اور انہیں بجا ہونے

سے ہر فقط آتا ہو جس سے بندہ لکھتا ہے میری تیرے قسم اور تہنیت

کھاتے تک سے نکلتے کجا عرف کر دے نہ رات و رات نہ روز و رات غفلت سے

خوب سے ملتا حرف بہکا دینا یا تو تھا کچھ ہر سیکرے موجر فطرت تو ہے علم سے ظفر سے

اشک سے لے کر پھر غنیمت سے ہر خدا آپ کو اوجہ ہر نفس کو خوش فرم رہا اگر عریض

تشریف دے گئے میرے سر اور آنگنوں پر امید جو تشریف لائے دوستی دیدار کو محفوظ

فرخ فادہ اور جیتے زندہ کا حال گوش و گوارا کہ قیاس سے اگر اگر ہوتا ہے مطلع کہ ان

تعارف سے سطح کو تکلیف ہو گئے ہیں فائدہ ہی سے آپ کے ارادے سے چاہے سونے و

نہ ہو گا اطمینان سے رکھنا اور تغیر خاطر کو باز نہ کرے اس لئے چاہے عروج کو زیادہ

نہ رہے اور غم نہ ہو روز پورا روز اضطرار سے نہ چشم فرسے ہو جائے ہر چند ہمارے

مطلق خیر نہیں ہے اگر اوقات گنہ گار ہوں اور بھانہ بدلا ہوا ہوں اور

ہنر کا کس قدر رکھایا جاتا ہے کیا کون سے ایک سے جا کے ہر روز ایک سے لے پرست
 اگر کھانا نہ کھایا جائے تو صبح سے اور اگر وہ سر کر بیان سے ہمیشہ تو ہر سر گرد
 اب سے ہر طرح از شاہد ہوا کہ جب سے ہر طرح سے جو جائز اور کم تشریف
 لایس تو تو چشم کو صبح سے طے ٹھنڈی ہو میری لیس آئینہ بینا زلیست سے مرید منہ سے
 بایاں اور لیس سے سرگرم ہو گیا میرا ہا ہا اللطیف کے کزن باس صلوٰۃ شکر گندہ ہوا فرات
 غنائت کے بالکل سے مرزا نے خود تاج و تخت سے دیگر لیس سے ہر اس خطوط انہر
 پشت تانکیم آتا کہ تھو بگ گز خیر لکھا ہے ہر سے آنکھ دیکھ رہے آشناب سے
 اکثر تحریر ہو لکھا ہے ہر منہ سے ہر سلف سے ہر سیر سے اسکر منہ سے ہر منہ سے ہر منہ سے
 عرض کر دیکھ اور ہر عیار سے اذ نکو ضرور نہا دیکھ ہر بولہا جب سے لایس سے تشریف
 لا دینا کر اس خدمت سے ہر سے آگے ہر سے خط و محذور مکر منہ سے ہر منہ سے ہر منہ سے
 صبح سے طلسم طلسم محذور سے ہر خط و محذور سے گناہ گونہ از زوتیس سے ہر لکھا جاتا ہے

جہلب سے محفوظ فرمایا مگر باطن لات کا ہونا اور لالہ کار ہو مقرر و خاص

تا ہر قدرت جانہ انجام کرد جس میں عیا کر صحت میں ادا لیتا ہم ہمیں کھول دے

ہم تمہیں بل کرتے ہیں اگر یا منظر میمانہ سلامت کچھ آنسو میرے بہ چہر جا تیس اگر

لطف کے تمام اس میں سادین تر رہو تجھ کو کہ عریفہ جو مقام کا سکنہ ارسہ

خدمت کے کیا ہر با وجہ تالیم اتالیق ہنوز جہلب کے صحر محروم ہو ملط الفضا و طیر بنی کٹر کیوں

نہ ہوں اگر خط میرے جانب کے صحر خور فریڈینس کن گوسہا اور جو آپ کے جانب کے صحر

آنکھوں کو اس محبت کے ہوس ہر چند جاننا ہوس عدم الفرضتے مانج خور جہلب عالی

تا کہ سے الفت کے نہا لہذا اثر ہو نہیں سکتا حاکم کو ترے خیر ہو نہیں سکتا

کیونکہ اکثر محبت اور جو شرد لہ عریفہ سے ہوا ہو تو عدم الفرضتے خور جہلب

فرست دے صحر کار و بار دنیا کے بھر قرائع حاصل ہونا صحر جس میں خور ہوا ہمار

محبت کے خفا شاہد صحر حضرت امیر در صد ہر گز گذشتہ راصلت اور آئندہ را

لغنیہ مفسر کو جو غور کرے ہمیں اور سوسیا ہنر سے ہر اختیار پر درخشاں ہے کہ
 جہر چاہتے ہیں مفسر ناگوار خاطر کرنا باعث مجبور ہو کر اس آج غنیمت سے کہ ہر بات کو دیکھو
 اور کف افسوس مند ہر مہر میں علیہ آرا اور طغیر کو راحت پونچا ہے
 صحیفہ عانت چرخ برکت ام بکر دیدہ گدہ بر سر تلام۔ بلجار دالہ کو زشت
 بستہ بجا آورے یہ مفسر مدعا ہو کر تادم کو بر سر لفظ ہذا غنیمت سے اور نور صحت
 مزاج برکت فرماتے ہیں عانت سے انتظار یہ صحت انداز خاطر ہوا یہ طبع
 السرت پر موضع خاطر مفسر تحریر و تویہ میرا احمد بچا ہر شاخ مطلق لشر
 اپنی قدرت سے کامل سے گوشت طاف و مار گمانہ شکر بجا لایا در حقیقت سے اور غنیمت
 کرتے نہیں مکتب بار۔ ہنر کو کہ ہم را میہ داریر آید است آید بدخواب اللہ بدست
 منہ و فہم الہ علیہ السلام خلا بر طہ علم نے بحث سے کرامیہ الرجہ الکابر قلم نیکی
 تیناں ہر گاہ لائے جی کرتے دعا علم ہر جہاں شرف فرما اور خوش و خوش بجا ملت

و صحت کبر صح کسا ایضا جلد پنجم از جلد اول کتاب انتظار منید
 پنجم خوشتر بود از مقام کبر لایح بود هرگز تشریف لیکر دیانت شریف کبر و عذر
 خط و کتابت به تشریف به یو گیا لایح و خوبت ثبوت لک خط و طبع بهر عاقبت
 نام لک شمس الدجراک الدجراک که چون میر عبدیم الوصیته کاهت و آب کو
 خوب اظهار تھا اگر نہ ہوتا بیشک قائم تھا کیونکہ جسے آپ الیام مامون لایح و عذر یار بر کیا
 آپ کی حجت محبت اور الفت میں جس کا شکر یہ ممکن نہیں البتہ منور ہو کیونکہ حجت
 جس کا نکتہ ہے جس کیونکہ خیانت کے مروت سے توبہ نہ تھی تھا ہر علیحدہ گردانے
 سے مدد سے صرف شکیر اور غمخوار ہر کس کی فکر جس کا عذر یہ ہاں شکستہ اور از یاد مر
 بجایا میں کیونکہ مطمئن نہیں اور کس طرح طبیعت ہو اور ہر کوئی کہو وہ کوئی شیعہ ہو و لایح
 جو کچھ تو یوں اور حیرت فرماتے کہ تشریف نہ کیا تیر وقت کے اگر غیر ہوتا روز
 نہایا فیت پنچا آپ الی شریف لافیت نہ مگر خیر لایح مگر مگر کون حق

کتابخانه و عمارت خانیه کاهن طه قیاس لکھیا نام سند ہو خیرہ ۳۰ دسمبر ۱۸۸۰
محمد اسحاق

۱۵۰
۵۰۰ روپے ایک سو پچاس روپے نصف حکم پچاس روپے ہوتے ہیں

کتاب نگار خان بهر سنگ جنس و جنس از این است که هر چه میگوید

موسیٰ فرید علی روپیہ کس کے اوڑھ کر دے گا اور جو روپیہ جو نکالے گا

تمکات کے لکھنے پر غور کیا اور اطمینان دلایا کہ اس کو اطلاع دیا کہ اس کو درجہ

جس پر ہر شخص کا قصہ ہے اور ہر شخص کا حال ہے اور ہر شخص کا حال ہے

نکودہ کہ شمس ستروز کو کس جگہ بیج دیں اور منتقاہ وغیرہ کو نہ لگا اگر

کونستانتینوپولس اگر یہ لچا تمکے لکھ دیا سند ہو تو حیرت و ہنسی ۱۸۸۰

کتابخانه

نکاح مہربان و بد نفاق البقیس میرٹھ کماہنہ سوم ایک

سنہ ۱۰۸۵ کا سہ ماہیہ: گلدستہ شہر میرٹھ اور محلہ کہنہیہ یوسف علی

يعقوب علمي پانچيزار روپيه ماہوار کرایہ پر لیا اور اتر کر کرایہ

مقررہ کورہ ماہ بامداد کرایہ ہونے لگا اور جس ماہ میں کرایہ ادا نہ ہو گا

اس کے بعد کرایہ بلامداد کر دینا اور کرایہ نامہ لکھتے پر

لکھنا ہوتا ہے۔ پھر اس کرایہ نامہ کو پشت پر وصف نامہ یا تر ہو گا

اور مکان دار کو جب مکان خالی کرے گا منظور ہو پندرہ روز پیشتر اطلاع دے

اور مرنے کے وقت کرایہ طور پر متعلق ہو گا اس لئے یہ کرایہ نامہ

لکھ دیا جائے گا۔ ۱۸۸۰

یعنی نامہ مندرجہ بالا دینے والے اور لینے والے کے درمیان جو

ایک مندرجہ بالا جو مندرجہ بالا دینے والے کے درمیان جو

مندرجہ بالا جو مندرجہ بالا دینے والے کے درمیان جو

امرت سے مندرجہ بالا جو مندرجہ بالا دینے والے کے درمیان جو

کرایہ

کرایہ

کرایہ

فروخت کیا روپیہ صوبہ پاکرمعلوم میہم پر شمار اپنے فخر و خیاں کا دیا
 طعنہ جہاد اور میر و شہزادوں کو موضع بیہم ہمارے طرح کا تحقیق تیرا اور کالت
 مستحق ہو موضع بیہم کمر جاوید اور سکریٹچہ ہاں کمر شہزادے خلیفہ
 تہذیب اس کے لیے مرتبہ قرار رکھتے ہیں یہ بیہم لکھنؤ کا سند ہو۔

تفصیل سے دو اربو

شرقی غوبے جنوبی شمالی

موضع علیہ پور موضع کلیا پور موضع نور پور موضع کنجا پور

تصدیق عدالت سے جو جس کے مرجع سے واسطہ فایہ بیہم با بیع رورج پور
 بجایا اس کے شہزادہ مذہب کا غفلت پور اور کانتات قانونی

کی گہاوت وزیر الایع اس کے سرکار موضع مصطفیٰ الکرگر

دو خط حاج

موضع علیہ پور

چهارم روپیہ کم ۳ نفاذ امر لکھے پٹہ و قبولیت لکھ دیا کرا سند ہو۔

گمنامه کا غزمنکہ بلا سر اثر خلف مد اثر را ساکن سیرت کما نو جود

ایک دینار سو پچاس روپے و ستر و حید الدین و جمیع الدین کس میرزا باقر گم

بگوئید هر چنانچه رپورت در سر راهي هم در جسد وقت حكيو در گستر نو و خيه

ندویر کو دایہ سر رسید و بنا وزیر اس پر دایہ سر رسید و بنا

لہانتے نامہ منکے محبوب علیہ السلام میرٹھ کا ہنس

جو کہ دوسرے حکام نے انہیں شرفِ علم نے جبکہ ان دنوں مسیحیوں کا وقتِ حشر

وایس لیجائیکس مجکونڈ لائنٹے غدریہ ہوگا۔ لندہ یہ رسید نکدہ کر نہ ہو
تحریر تیار ۶ ستمبر ۱۸۸۱ء

تحریر تیار شد ۶ ستمبر ۱۸۸۰ء

فانبع خط

منہ غلام بن میرٹھ کا ہونے

جو میرزا و ج میرزا فرمانے کرتے تھے اور ہر چند سمجھایا گیا مگر

غلام بنی
نہیں مانتے لہذا اس کا منہ شرع اسکے ہاں نفقہ کر غنور سے لکھو دیگر
اوستہ بر طاری ہو اس کو اختیار ہر حال جو چاہو کر یہ قار غنظہ لکھو

آئینہ ہو تحریر تالیف ۱۸۸۰ء

حافظ
مکہ امیر میرٹھ لکھنؤ

انہما بنیس پیر زو جہر باعث اطلال زاننا ستہ مارا فرہوش لکھا

دعوت
اس کو عاق کیا اور وارث کے محروم الارث کو دیا مارا ہوا

موقوف
میر سکوا ایک جہ کز پچھرا سطر یہ عقد نامہ لکھ دیا ہر سند ہو تحریر تالیف

طلال علیہ موجب کہ شرعی اور بہ نفعی اس کا یہ مہر مسمات

اس کا
لذہ عزیز سے میرا عقد منہ خود ہونہ وہ میرا کو طلاق کیا

اور میرا شرعاً اس کے حلال کر دیا۔ بہ انقضاء ایام عدت ۵

جیسے چاہو نکاح کر چوہ کو بیخوبست نہیں لکھا یہ طلاق نامہ

لکھیا گیا سند ہو تحریر بتاریخ ۱۸۸۰ء

ہمیں نامہ بالا عوض رسد منظر حین میرٹھ لاہور ۱۸۷۸ء ایک سند

میں گاہ ہزار روپیہ کا جو اپنی ملکیت میں سر ایس فوٹر کے مہداس علی کو
بہ کراہی بخشا اور قبضہ مالکانہ کرادیا اس چٹہ کو دوسرے درجہ کو اوسے منظم
کے کچھ تعلق نہیں لکھایا یہ ہمیں نامہ لکھدیا گیا سند ہو۔

ہمیں نامہ بالا عوض رسد منظم خان میرٹھ لاہور ۱۸۷۸ء جو ہر ایک باغ

اپنا بھت حوالہ دیا کہ میں نے غیاث الدین کو بالا عوض ایک

انگشتہ رطلہ کر پور کر دیا اسے ملو اور ہر رفا مقاموں کی طرح

تعلق نہیں رکھتا اس کو طر یہ ہمیں نامہ بالا عوض لکھدیا گیا سند ہو۔

تحریر بتاریخ ۱۸۸۰ء

استغفار کیا فرماتے ہیں علی دین اور منیا شرع منسہرہ ہزارہ میں

ہر ایک سے عورت اور اس کے کم از کم رضایت لغتیا کر زنا سے عورت کو محفوظ
بلایا اور اگر مندو کنز کا حج عمر و کا بندہ سے شرعاً درست ہے یا نہیں مینفرد تو

جہد تحریر تالیف ۱۸۸۰ء

فختار نامہ میں کہ فیہم الدین ولہ عظیم الدین مسرہ کا ہوس
جو ہر میرا اکثر مقدمات سے محکمہ جات وغیرہ میں دائرہ میں اور بھالنا
بیاعت سے آمد و رفت سے قتل سے ہر طرف لہذا میں اپنی طرف سے شیخ عبد اللہ
کو فختار عام مقرر کر کے اقرار کر رہا ہوں شیخ ند کو میرا طرف سے مقدمات
میں بایر جائیں جو کچھ پیرور اور جہد میں کر رہا ہوں سب سے ختم پر ماحتمل فختار ند کو
شہر کو وہ عدالت سے فخر کے فیہم اور منظور ہر اس کے یہ فختار نامہ مکہ دیا

سند ہو تحریر تالیف یکم اگست ۱۸۸۰ء

فیصلہ نچا ئت فیصلہ نچا ئت مولانا قبا الدین چنے مقبولہ فریقہ

جوہر خادم حسین و عالم حسین نے مجید اپنا پنج واسطہ تصفیہ بنارہ ملکیت کے لئے

اور مکانا اور اور باغات کے لئے واقع شہر میرٹھ مقرر کیا چنانچہ بعد معاینہ غنائت

پٹوار و تخمینہ قیمت مکانا موثرہ مبلغ چھ ہزار روپیہ تصفیہ دیا علیحدہ ہو گا۔

نمبر	مکانات و جائداد	تخمین قیمت	حصہ
۱	مکانات پشترتہ	۱۵ ہزار	نصف حصہ
۲	مکانات بجا کر منزلہ	۴۰ ہزار	سہ حصہ
۳	بانغاویں پشتر قطعہ	۱۲ ہزار	چارم حصہ
۴	اراضی پندرہ بسوہ	۳۰ ہزار	نصف حصہ

اور زر نقد ریت بنائے تقسیم کر لیا ہر ایک طرح کا جائزہ بنایا گیا ہے

یہ فیصدہ بنیاد کے لکھیا ہوا ہے جو بنیاد پر ۱۱ اگست ۱۸۸۷ء

عالم حسین عالم حسین عابد علی عابد علی

اور یہ فیصدہ کرتا ہے نو گرو گرو

ناتکات عدالت

منکه محمود خان ولد مسعود خان میرٹھ کا ہونے

وہ میرٹھ کے ان پڑاؤں میں سے تھا کہ خانہ ناتک عدالت کو مقدمہ ڈنگہ فاد

شرقیہ خان ولد حنیف خان کنیرٹھ کو اپنا قمار مور کیا تھا میرٹھ

خانہ کور جو کچھ سولہ وجہ ہے ہر سب کاتب پر داخلہ تھا جس میں

مفہم کے قید اور منظور اس کے فیضانہ ملکہ دیا گیا ہے اگر کسی

میں مسعود خان اقرار کیا ہو مسلم خنوس فیضانہ ما علم و لغت میں صحیح اور درست

عرضی عورتوں و جوار جو کہ اس وقت کے میں کیا جا رہا

نام مد عمر	نوم مد علیہ	قسم مقدمہ	خلعہ مدعی
محمود خان ولد مسعود خان	شریف خان	میرٹھ کا قمار	میرٹھ کا قمار
کنیرٹھ	ولد حنیف خان	میرٹھ کا قمار	میرٹھ کا قمار
میرٹھ کا قمار	کنیرٹھ	میرٹھ کا قمار	میرٹھ کا قمار

غریب پرور سلاست و استغاثہ یہ صر کہ منہا شریف و لطیف کے پسرا
 لطیف فانی نے فرد کو تعبیر کیا نہ دیا پر جو ہم شکستہ اور مرمت طلب تھے زندہ
 کر کے دیا و مگر گویا دیا او ضرب لائے سر پر جو دم جو تکفہ زبردستہ اور عیالہم پر
 دنت لڑتایت سے مقابلہ نہ کرنا مجبور و پورٹ میں امر گنجی شریف نے نجنا ضابطہ ہر کہ
 مدعا علیہم گاندہ کہ فرمایا جاوہر فرد و محمود فاضل و معروف کائنات میر کی گشتہ ۱۸۸۰
 حکم کا حکم جو عرض و عور صادر ہو۔
 حکم ہوا کہ عطر پناہ بنا بر تحقیقات پانچ سالہ کی سر بھر جاوہر محمود فاضل
 شفا خانہ میر جیجاوہر اور مدعا علیہم پر کھنکھ جابر بنی المزموم ۲۰ دسمبر ۱۸۸۰ و تکام
 تحفہ ابیر برستہ محمود فاضل نے جو دیہہ تعبیر مرمت کر لکھنؤ گاندہ گندی اور
 یامر گاندہ فارسیو نیل کیا جو عوامی محلہ بہ دیہہ حیر باہر محمود فاضل کے محضر پر
 بار کر رہے شریف فاضل و لطیف فاضل نے کہہ رکھ محمود فاضل کا چھ قصہ نبیہ ص

العبد
 احسان علی محمد دار

فاکم علم محلہ دارسیہ ولید حبیب شریف خاں الطیف خاں انویاؤ نے
 محمود خاں لڑا کر خاں خاں محمود خاں کو انوس بدینوس نے مارا اور ولید کرادر
 کھٹے انسیکر پولیس خاں خاں خاں خاں خاں خاں خاں خاں خاں خاں خاں خاں
 ہوا اور ولید حبیب خاں خاں خاں خاں خاں خاں خاں خاں خاں خاں خاں
 لگا استحقاق دعا علیہم کاتبیہ ولید حبیب خاں خاں خاں خاں خاں خاں
 سابق میں خاں خاں خاں خاں خاں خاں خاں خاں خاں خاں خاں
 انظار محمود خاں خاں خاں خاں خاں خاں خاں خاں خاں خاں خاں
 پیشہ فکر نہ کر کر وہ میں سکھ کر دیو لیا ایرسا میں گھر تھر میں نے خبر کیا
 تھا اور انویاؤ منع کرنے لگے ہاں یہ ولید ہمارے اور سختے حکام کرنے لگے اور
 مشورے کو علیحدہ کر دیو کرانے لگے جسے میں نے فہم کر کر اور در پیکر مار محمود خاں
 نے نوبر ۸۰۸۸ میں طبع دعا علیہم ولید حبیب خاں خاں خاں خاں خاں خاں

شریف فاضل و غیرہ مدعا علیہم محض فاضل مدعو سزاوارتہ فی اللہ السلام پیدہ مدعا علیہم
 نے مدعو کو پارمیٹ کر دیا گیا اور اس کے بعد جو مدعو مقدمہ دلا اس پر مدعا علیہم کو
 چالاس عدالت کروا دیا الفصد مقدمہ نگاہ میں رکھ کر مرقوم نومبر ۱۸۸۰ء کے خط فاضل
 ریوٹس کے جناب علی حرب احکم حضور شریف فاضل و لطیف فاضل مدعا علیہم کو
 لکھنا کہ مراد میں کرنا حضور چالاس کرنا ہوش تعبیر الحمد للہ
 خطہ شریف فاضل مدعا علیہم باب نام حنیف فاضل عمر جلیل پٹہ و تھاکر محمد
 سے منہرا کیا گیا اور دو بار جس پر تھاکر محمد کو مدعا علیہم جناب لریہ دیوار بیمار
 لیام بات نہیں کہ گزیر صرف بھر پرہ کہ وہ اس شخص سے تھاکر محمد کو شروع
 کر رہا ہے جس سے منع کیا تو وہ فانا اور ڈنگہ فادر کرنے لگا اور میرا پے نے
 جیسے یہ شخص منع کیا اس پر دیکھو کہ وہ نہیں کیا تھا۔ شریف فاضل نومبر ۱۸۸۰ء
 اظہار لطیف فاضل مدعا علیہم باب نام حنیف فاضل عمر جلیل پٹہ و تھاکر محمد کو

کرا لے دس روپے پندرہ سو چار سو پندرہ روپے کتنے گنا رہے دیوار بیمار ہوا اور خانہ
 بھارت کو لاؤنگا اور اس کے ساتھ ساتھ جگر خوشتر کچل آگیا اگر امام الحق دوسرے ۱۸۸۰ء
 انظر نور شہ العزیز گورہ عبد بک نام علی بن عمر ۳۳۳ ہجری کے سربراہ تھیں
 فیضہ لاد اور کمرہ دہلوی علیہ الرحمہ کمرہ صرف یہ یاد کی جے یاد خست
 انظر علیہ السلام باب ۱۰ نام فقیر الدین علی بن عمر ۳۳۳ ہجری یاد اور کمرہ علیہ السلام
 دہلوی یاد رہنے کے نام علی بن عمر دہلوی علیہ الرحمہ - علیہ السلام دوسرے ۱۸۸۰ء
 سولہ و عولہ کا سولہ از عمر دہلوی سولہ کے ستر تقاضا منتمدار خولہ
 اللہ انکر یحییٰ نوخیز بیمار سے کیا تعلق تھا - سولہ ان کے کیا بیویں ہو جویہ
 شعلہ موصوفہ علیہ السلام - سولہ و عولہ حکم از دہلی علیہ السلام نوخیز
 تخ اپنی بیانی ہو یہ کمار بیخامہ منومہ منیش جویہ یہ بیمار دہلوی
 اور مرتے وغیرہ علیہ السلام کرا لے دہلوی اور ہذا کو جویہ انبا کو یہ بھاکہ حضور

کونا چاه مرید دیو محمد خاں نیک صریح دیو زبردستی بیگناہا یکے قہر

تعمیر کر دینے لگا اور وہ لڑنے کو مستعد ہو گیا اور ستر اینٹ لگا کر شریف خاں ^{الہ} دیو

سدا رخا کہ چونکہ محمود خاں عمر کم کر گئے بیفادہ اور ٹھکانے لگا کر اور مدعا علیہم

سے دیو و تنہا رہے گانا انہیں عمر بڑھتی پایا جانا اور مدعا علیہم صرف یہ

زبردستی مدعا کر دیو و تعمیر بناد کر اور زیو سے دیو پر دعویٰ کر لے اور تاحق

مبار اور مار نیٹ کے کر اور کف گئے ثبوت مدعا علیہم کر پانہیہ اور کراچ

کر شراکت ہائے جانی اور مدعا علیہم مدعا معلوم ہوتا ہو کہ ^{لنا علیہم} ہوا

بوجہ قہر ذرا اور ترانہ سیکر کہ پہلے دیو و سر روپ چاہے اور ایک حکایت ماہ

کر قہر سخت در حدت عدم افغان زریہ مانہ ہند و روز قہر لفظ افغان

چھ ماہ کر و اسطرح پکارا کر ٹھکانہ کرینہ و سخط حکم

جھلکہ اور سر لہانہ و لکڑی

جو سر لکھنے والا لطیف خان و علیہم سر لکھ کر

۹۹۔ عدالت سے سمیع پر دشمن رو بیہ جمانہ اور پیاسہ رو بیہ مجاہدہ کمر بستہ

بسم الله الرحمن الرحيم

توزر چیلکه بنجانه عداست بهور ضبط کیا جاوے اور اگر کھنڈ مرصعہ نہ ہو کر کوثر منکسار

لڑائی کرینے تو بعد میں چار چھ ماہ روپیہ از عدالت کے واپس لے گئے اور اس سے

۱۸۸۰

خياب عالم - قدر کو نفا حکم لغیر بقیہ محفوظ است عرش رفیع و لطیف علیہ السلام

دعوتِ ماری پیٹ سے تیرے گمراہی تعمیر دیوہ کر اس طرح اس کے سرمدالت دیوہ بندہ مطالبہ

ایک گنہ گار اور غافل سے بڑا عارف و فاضل و صاحبِ فضل و محنت

فردا در حکم بیجا هر قدر که یقین تقدیر حریف است و بهر شغل بود که هر فرد در محض

حاج علی محمد میرزا مؤلف ۵ ذی قعدة ۱۲۸۰

گذا تو پاس خود کمر منس کس سیرا صرا از غم حاضر زنده تو فرمودند که بوم

بیتجو و عیو و ضابطه و بلا از پیش درج هر عاید میگما

در عیالت

در خط حاکم

میر مراد در خط کس ۵۰ زبیر کو بکر کیا گیا۔

کمنی بنام جعفر حسین گواہ در دیوبند قلمی عیو و ضابطه دیوانی

بعدالت منصف میر گڈ در مقدم دیوانی میر غلام

جو در عیون کس نے نکو اپنا گواہ اور دیوانی غلام کو بتا کر چلا تم

۳۰ زبیر ۱۸ کو وقت سے در زبیر کے در عیالت میں حاضر ہوا اور ایک

روپیہ خود کس سے منسلک کر کے بھیجا بانا صرا از غم حاضر ہو گئے تو ہم پر نہ حاضر ہو گئے

بیتجو و عیو و ضابطه دیوانی میں درج هر عاید ہو گما۔

در خط حاکم

در خط حاکم

میر مراد دستخط سے ہم نوید کو جبار کیا گیا۔

اظہار سعید الدینی گواہ مدثر باب نام وجید البیوع عمر ۳۳ سالہ پیش نظر
کہو بیعی خدا کو حاضر ناظر جان کر کچھ کہو نہ گناہ سوار کچھ کر جھوٹ نہ کہو نہ گناہ سوار
پر تکرار کر گئے ہر محض خدا سے اور اوپر کر بنیاد سے ہر گناہ سوار کر گئے ہر
نہ گناہ سوار کچھ وہ بیعی ہر محض خدا سے کو حق نہ کہو نہ گناہ سوار کچھ کر گئے ہر گناہ سوار
شکوہ و بیہ نظریہ۔ سعید البیوع گواہ مدثر

اظہار جعفر خان گواہ مدثر باب نام راجہ علی راجہ جالپر ساہی
نوکر کہو بیعی خدا کو حاضر ناظر جان کر کچھ کہو نہ گناہ سوار کچھ کر جھوٹ نہ کہو نہ گناہ
دلیل و ثبوت کہ گئے ہر گناہ سوار کچھ کر جھوٹ نہ کہو نہ گناہ سوار کچھ کر جھوٹ نہ کہو نہ گناہ
گواہ محمود خان گئے ہر گناہ سوار کچھ کر جھوٹ نہ کہو نہ گناہ سوار کچھ کر جھوٹ نہ کہو نہ گناہ
ثبوت کیا گئے ہر گناہ سوار کچھ کر جھوٹ نہ کہو نہ گناہ سوار کچھ کر جھوٹ نہ کہو نہ گناہ

سمتِ نیاک حیاتِ علمِ گراہدہ علیہم بوجہ دفعِ غلط فہم و دیوانہ

بہدالت منصف میرزا۔ مقدمہ دیوانہ فرزند شریح

یوم شریف خانہ لطیفہ علمِ گراہدہ علیہم نے نکلوانا گھنوار دیوانہ خانہ

ہم نے گراہدہ و نسخہ بین و زنجیر کے وقت اور شہادت کے لئے دست بکند

خود کس سے ہر سنی کے دست خط نام۔ ہر عدالت

سمتِ نیاک حیاتِ علمِ گراہدہ علیہم بوجہ دفعِ غلط فہم و دیوانہ

بہدالت منصف میرزا مقدمہ فرزند شریح جو شریف خانہ نکلوانا گراہدہ

نہار میاں خانہ انور کو دست درجہ کے صوفیہ کے نوشتہ

خود کس سے ہر سنی۔ دست خط نام۔ ہر عدالت

میرزا اور دست خط جابر کیا گیا۔

اندر حیاتِ علمِ گراہدہ علیہم باپ کے نام خیرات علی عمر بہر

پیشہ فکر کو میں خدا کو مازنا و پارسا کہوں گا۔ یہ سچ ہے کہ جو
 نہ کوئے محمد و خاتم النبیین نہ جو شریعت خاتم النبیین نہ معاویہ بن ابی سفیان

گویند یہ اور بار مینے کہ اور پورے گزشتہ کی طرح کسی کرم نے نہ ہو

دیوار حیرت پر ہر خانہ ہر شراکت ہر معلوم ہر شریعت ہر شریعت

حیرت میں ہر شراکت ہر شریعت ہر شریعت ہر شریعت ہر شریعت

و ساتھ تغیر دیوار ہر شریعت سے گزشتہ کی طرح ہر شریعت

میں ہر شریعت ہر شریعت ہر شریعت ہر شریعت ہر شریعت

اظہار محمد علی گولہ معاویہ ہر شریعت ہر شریعت ہر شریعت

پیشہ ہر شریعت ہر شریعت ہر شریعت ہر شریعت ہر شریعت

جو شریعت ہر شریعت ہر شریعت ہر شریعت ہر شریعت

ہر شریعت ہر شریعت ہر شریعت ہر شریعت ہر شریعت

دعا علیہم نہ وقت غیر کلمات یا تھا اور تعین نہیں کر کے روپیہ محمود علیہ السلام

کرتا ہے۔ بندہ مارچ ششہ طالعہ جبر سرحدہ اور ماشیہ معہ کونہ

دعا علیہم کرنا فرزند غیر ہر گاہ تمام ششہ طالعہ سرحدہ اور میں کچھ جاتا۔

المعصوم علیہ السلام دعا علیہم۔

سعد و جہیب کا حکم اور دعا علیہم

سعد ازمنہ زمانہ نقد کر کے باہر کوا روپیہ کا اور وقت پر

کر نسبت کچھ نقد مارہ سے ہوتی ہے۔ کچھ نہیں سونے پر دعا علیہم سے

کیونکہ روپیہ کر طالب ہوتی ہے نہیں سونے کر بات لہرو پیہ پانچ ہفتہ

سعد و جہیب انہ دعا علیہم تمام عمر سے روپیہ کیا اگر قدر نصیب آوے

ہونے کی وجہ سے سواد طالب تھی تھی ہر کوئی نہیں تھا۔ کیونکہ

و عوبہ ہر جہیب بیفادہ کا دعا علیہم تھا۔ ہر بار بیع ہو کر

حضرت شریف خان صاحب مدظلہ العالی

سار جاکم جو کہ ایک مرتبہ خان صاحب مدظلہ العالی

کو دیکھا کہ خان صاحب مدظلہ العالی نے اس کا ملاحظہ کیا واقعہ

میں یہ کہ ایک مرتبہ خان صاحب مدظلہ العالی نے اس کا ملاحظہ کیا واقعہ

کہ اس نے خان صاحب مدظلہ العالی سے اس کا ملاحظہ کیا واقعہ

کہ اس نے خان صاحب مدظلہ العالی سے اس کا ملاحظہ کیا واقعہ

کہ اس نے خان صاحب مدظلہ العالی سے اس کا ملاحظہ کیا واقعہ

کہ اس نے خان صاحب مدظلہ العالی سے اس کا ملاحظہ کیا واقعہ

کہ اس نے خان صاحب مدظلہ العالی سے اس کا ملاحظہ کیا واقعہ

کہ اس نے خان صاحب مدظلہ العالی سے اس کا ملاحظہ کیا واقعہ

کہ اس نے خان صاحب مدظلہ العالی سے اس کا ملاحظہ کیا واقعہ

ہر قسم کی تائید و اعانت کے لئے آمین

سی سی سی

استثمار

صاحبان؟ ہمارے کتب خانہ سے ہر قسم کی کتابیں
عربی فارسی اردو وری طبی کے علاوہ ہر قسم
کے قرآن مجید مترجم و معراجی قلم و ہر قسم

کی کتابیں تقاعد سے پیچھورے
اور وظائف و قطعے سکتے ہیں
کام و بابتداری سے ایک دفعہ
مال منگوا کر تجربہ فرمالیں کہ وہ اور کیا
ہوتا ہے محقق فرمیں

مکتبہ
مکتبہ
مکتبہ

